یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ... شششاہی

خریداران ممالک بیرون سے ... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام سے ... چھ روپے ... تین روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ... چار روپے ... اٹھائی روپے

بغیر خریدہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائین گی +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہئے ورنہ مطبع ذمہ دار نہوگا

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۱۴ محرم ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۰۰ء عیسوی یوم دوشنبہ | نمبر ۷

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۴ محرم ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۷

ضروری اطلاع

اکثر معاونین بعض اوقات ایسے خطوط بھی جنکا تعلق کارخانہ یا اخبار سے ہوتا ہے۔ مینجر یا اڈیٹر کے نام سے ارسال فرماتے ہیں۔ کاروباری خطوط پر نام کا اندراج تجارتی اصول کے بھی برخلاف نہیں۔ بلکہ بہت کچھ ہرج و وقت کا بھی باعث ہوتا ہے۔ اور اس سے پرائیویٹ اور دفتر کے خطوط میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو خطوط کاروبار کے متعلق ہوں اُنپر صرف "مینجر" یا "مالک وکیل" یا "مینجر مطبع روزبازار" اور جو اخبار کے مضامین کے متعلق ہوں اونپر "اڈیٹر وکیل" لکھدینا کافی ہے۔ تام فقط ان خطوط پر لکھنا چاہئے جو مکتوب الیہ کے منصب سے تعلق رکھتی ہوں۔ بلکہ اونکے ذاتی معاملات سے۔ امید ہے کہ مربیان کارخانہ وکیل آیندہ خطوط کا ایڈرس لکھتے وقت اس گذارش کو ہمیشہ مدنظر رکھ لیا کرینگے۔ تاکہ پرائیویٹ اور منصبی خطوط میں خلط ملط ہونیکا احتمال نرہے۔ المتمنی اڈیٹر وکیل +

رائج حاکم برنوح سابق غلام زبیر پاشا

کی شکست کا بڑا باعث بھی جسکی مجمل کیفیت مارچ کے کسی پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ وہی سمجھا گیا تھا۔ جو افریقہ کے دیگر اولوالعزم و شجاع مسلمان سرداروں کی پامالی و مقہوری کا باعث ہوتا رہا ہے۔ مگر مفصل حالات سے جو فرنچ حکومت نے اپریل کے وسط میں شائع کئے ہیں یہہ معلوم کرکے سخت تعجب ہوا ہے کہ جدید آلات حرب کی عرب نپولین کے پاس کوئی کمی نہ تھی۔ یہہ مسلمہ امر ہے کہ افریقہ کے باشندے شجاعت جفاکشی ثبات و سخت جانی میں یورپ والوں پر بدرجہا زیادہ فوقیت رکھتے ہیں۔ آخر الذکر کی متواتر فتحیابیوں کا سبب واحد ابتک خط جدید اسلحہ سمجھے جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ حبشیوں کو جب یہی اسلحہ مل گئی تو اطالیہ کو مونہہ کی کھانی پڑی۔ مگر اب اس شکست نے اس بحث کو ہی بدل دیا ہے۔ اور یہہ واضح کر دیا ہے کہ اسلحہ کے علاوہ ضرور کوئی اور وجہہ بھی ہے۔ لیکن جسقدر حالات ظاہر کئے گئے ہیں اونسے اسی وجہہ کا معلوم کرنا بہت مشکل امر ہے۔ اور بظاہر سمجھ میں نہیں آسکتا کہ عربوں ایسی شجاع قوم کے کئی ہزار سپاہی میگزین رائفلوں اور جدید توپوں سے مسلح مضبوط مورچوں کے پیچھے مقیم اور رائج ایسے تجربہ کار جنیل کے زیر کمان ہوں اور کئی گھنٹے جمکر مقابلہ بھی کریں۔ اور باین ہمہ چند سو آدمیوں کی ایک چھوٹی سے فرنچ فوج جسمیں کلہم دیسی سپاہی ہوں۔ یورپین صرف افسر ہوں۔ اونپر غالب آجائے۔ اور ایسا غلبہ پائے کہ سینکڑوں کوس تک پھر مغلوب کے پاؤں کہیں نہ جم سکیں۔ بہرحال اگر اس شکست کی خبر کو درست سمجھ لیا جائے۔ اور بادی النظر میں کوئی وجہہ اشتباہ کی دکھائی نہیں دیتی اور ساتھ ہی یہ قیاس کر لیا جائے کہ وہ محض اتفاقیہ نہ تھی۔ تو اس سے لازمی طور پر یہہ نتیجہ نکالنا پڑیگا کہ باشندگان افریقہ کی طبعی شجاعت جدید اسلحہ ملجانیکی باوصف یورپین تہذیب و تمدن کا کبھی بکامیابی مقابلہ نہیں کر سکیگی۔ اوسکی مزاحمت اور آزادی کے قیام کا واحد ذریعہ وچارہ یہی ہے کہ لوازمات تمدن میں ویسی ہی ترقی کیجائے۔ رائج کو یہہ شکست بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء بمقام کوتو دیگی۔ فرنچ کمانڈر لکھتا ہے۔ "اس فتح سے ہمارا مدعا پورا پورا حاصل ہوگیا۔ نیلم میں ہمنے رائج کے ہاتھ سے جو نقصان عظیم اُٹھایا تھا اوسکا ہمکو کماحقہ بدلا ملگیا۔ اور رائج کو سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔ اب پہلی مرتبہ اوسے خود اپنے کیمپ میں ہزیمت ملی۔ اوسے ایسے شہر سے بھاگنا پڑا۔ جسے خود اوسنے تعمیر کرایا تھا۔ اور وہ اوسکی آنکھوں کے سامنے جلایا گیا۔ اس شکست سے مجبور ہوکر اوسے ریاست باگیرمی کو خالی کرکے ریاست کوبالو کے صدر مقام ڈگا کوہٹ جانا پڑا۔ اوسکے اقتدار میں بہت فرق پڑ گیا ہے۔ اور اوسکے سپاہی جو نیلم کی لڑائی میں فاتح رہے سخت بے حوصلہ ہوگئے ہیں۔ اوسکی پسپائی پر اوسکے نائب کمانڈروں کو بھی اس علاقہ سے ہٹ جانا ضروری ہوگیا ہے۔ اس سے سلطان گورنگ اپنے معاونین کو جب ہم قلعہ اوشمبو پہونچین بلا توقف ہمارے پاس روانہ کر دینے کے قابل ہوگیا ہے۔ سلطان مذکور کا ہمسے ملنا

اب چند دنون کا معاملہ ہے۔ رباح کے سپاہی رائفلون سے مسلح تھے۔ انمیں سے اکثر میگزین رائفلین نہیں۔ اور کچھ پرانی ملی کی لیبل رائفلین۔ یہ اسلحہ ناواقفون کے ہاتھ میں نہ تھی۔ بلکہ تقریباً تمام سپاہی تجربہ کار اور خوب قادر انداز تھے۔ مگر معلوم ہوا کہ لیبل رائفلون کے جو کارتوس اونکے پاس تھی اونمین سے اکثر کی عمدگی میں فرق پڑ گیا تھا۔ رابح کے گولنداز اور توپچی مبصرین و ماہرین فن کے شاگرد ہیں۔ اونہوں نے تین گولوں ہی کے بعد درست مسافت کو معلوم کر لیا۔ چنانچہ اگر زمین ریگستانی نہ ہوتی تو ہمین سخت نقصان پہونچتا۔ ریت کی وجہ سے اکثر شیل نہ پھٹے۔ رابح کے سپاہی شاندار رائفلچی ہیں۔ نشانہ نہایت درست باندھتے ہیں اور کارآزمودہ فوج کیطرح زمین کے نشیب و فراز اور ہر قسم کی پناہ اور آڑ سے کام لینے کا ڈھب خوب جانتے ہیں۔"

اونمیں یہہ سب اوصاف ہیں تو پھر شکست کیسے کھائی؟ یہہ نہیں بتایا گیا۔ کیا رابح کے ساتھہ ہزارون سیاہ ہونیکی خبر محض زن گھرت اور اصل حقیقت یہہ نہیں کہ وہ اتفاقیہ معدودی چند ہمراہیوں کے ساتھہ فرنچ فوج کی جھپٹ میں آجانے پر کچھہ عرصہ مقابلہ کرتے رہنے کے بعد واپس ہٹ جانے پر مجبور ہوگیا ہو۔ اور اس خفیف سے واقعہ کو روغن قاز ملکر فرانسیسیون نے رائی کا پہاڑ بنا لیا۔ کیونکہ اگر رابح کی حالت واقعی ایسی ہی نازک ہوگئی ہوتی تو مارچ ۱۹۰۰ء کے ترکی اخبار رابح کے سلطنت عثمانیہ کی حمایت میں آجانے پر اسقدر خوشی نہ ظاہر کرتے۔ اور نہ اس امر کو سلطنت کو لئے موجب تقویت بیان کرتے۔ فرنچ فاتح کپتان ادبی لاٹ کی بڑی تعریف کیگئی ہے کہ زخمی ہوجانیکے باوصف وہ میدان مین موجود رہا اور باستقلال خاطر بطور سابق اپنی فوج سے کام لیتا رہا۔ فرنچ فوج نے مراکو کے جنوب میں تمام اگلی کو فتح کر لیا ہے۔ جس سے نخلستان توات جو بروئی معاہدات مراکو کا ملک سمجھا گیا تھا مراکو سے منفصل اور فرانس کا مقبوضہ ہوگیا ہے الجیریا سے لیکر ٹمبکٹو تک فرنچ حکومت کا سلسلہ قائم کرنیکے لئے اب صرف گوارا اور سارا کے نخلستان پر قبضہ کرنا باقی رہگیا ہے۔ اس صریح خلاف وعدی اور بدعہدی کے باوجود فرانس زبانی یہی کہتا جاتا ہے کہ وہ مراکو سے برسر صلح رہنا چاہتا ہے۔ اوسکی اس غیر معمولی مستعدی سے روس اور ہسپانیہ میں شبہ کیا جارہا ہے کہ کہیں فرانس نے انگلستان کے ساتھ مراکو کو ہضم کرنیکے لئے خفیہ معاہدہ نکر لیا ہو۔ اس قیاس پر یورپین اخبارات میں بڑا چرچا ہورہا ہے۔ روسی اخبارات تو ایک طرح سے فرانس کو دھمکیان ہی دے رہے ہیں۔ اونکو اوس دوستانہ رویہ سے جو فرانسیسی گورنمنٹ نے محاربہ ٹرانسوال کے وقت سے انگلستان کے ساتھہ ملحوظ رکھا ہے سخت اشتباہ پیدا ہورہی ہیں۔ پچھلے دنوں سید احمد وزیر اعظم کی وفات کی خبر مشہور ہونے سے مراکو کی بدنصیبی کا یقین اور پختہ ہوگیا تھا۔ مگر بعد مین اسکی تردید ہوگئی۔ اور ظاہر کیا گیا کہ یہہ فرزانہ وزیر بیماری سے صحت یاب ہوگیا ہے ✣

کابل سے بتاریخ ۵ مئی ۱۹۰۰ء

وہاں کے حالات کی متعلق وہی عنایت فرما جو کئی دفعہ وہان سے دلچسپ تحریرین ارسال فرما چکے ہیں کئی مہینوں کی خاموشی کے بعد اب پھر مندرجہ ذیل تحریر ارسال فرماتے ہیں:۔ منشی عزیز احمد صاحب مقیم گلاسگو نے اخبار وکیل مطبوعہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۰ء میں بعنوان "کابل نامہ نگار" یہانکی سردی کا حال دریافت فرمایا ہی۔ چونکہ وہ خطوط جو یہاں کی بابت پہلے شائع کئے گئے تھی۔ میری ہی لکھے ہوئے تھی۔ اسواسطے مجھے ضرور ہوا کہ مختصر سا حال سردی وغیرہ کا لکھوں۔ کابل میں برف اور سردی کے مہینے دسمبر۔ جنوری اور فروری ہیں۔ آخیر نومبر اور شروع مارچ میں بھی کبھی برف پڑتی ہی لیکن وہ جم نہیں سکتی ہی۔ بلکہ اکثر بارش کے ساتھہ ملی ہوتی ہے۔ اس سال پچھلے تین موسموں کی نسبت سردی بالکل کم ہوئی۔ سردی کا پارہ (مقسم تھرمامیٹر) صرف ایکروز جنوری ۲۴ کو قریب صفر تھا۔ دسمبر۔ جنوری۔ فروری میں اس سال صرف ۲۰ انچہ برف پڑی۔ مارچ مین برف بالکل نہیں پڑی۔ البتہ غیر معمولی طور پر ۱۱ اپریل کو یعنے بروز عید قربان نماز عید سے پہلے کابل مین تھوڑی سی لیکن پہاڑون پر خوب پڑی جسکے باعث اپریل میں سردی ہوجانے سے میوجات کے درختون (سیب۔ بادام) پر جو پھول آرہی تھی خشک ہوگئے۔ ۱۸۹۸ء میں کئی روز تک پارہ صفر سے بھی چند درجے نیچے تھا۔ سردی میں بباعث برف بازار میں سخت کیچڑ ہوتا ہے۔ اور کیچڑ بھی سخت غلیظ۔ کیونکہ بازار اور کوچہ میں کبھی جھاڑو نہیں دیا جاتا۔ اور خصوصاً کوچہ میں تو چلنے کو راستہ نہیں ملتا۔ اگرچہ سرکاری مٹی بعض بعض جگہہ بنائی گئی ہین لیکن کسی قسم کی سختی نہ ہونے سے جہان کسی کا دل چاہا پاخانہ۔ پیشاب کر دیا۔ پہلے جو مضمون یہاں کی بابت اخبار میں شائع ہوا تھا۔ اوسمین لکھا گیا تھا۔ کہ یہانپر نجومی رمال وغیرہ سر بازار بیٹھتے ہیں بلکہ مسلمان مستورات سکھہ رمالوں سے خبرین بیٹھکر دریافت کیا کرتی ہیں۔ الحمد للہ۔ کہ اس بات کی اب قطعی ممانعت کر دیگئی ہی۔ اور آجکل بازار میں کوئی رملی نہیں ہے۔ نیز مستورات جو اکثر زیارتوں اور میلے میں جایا کرتی تھیں وہ بھی بند کر دیگئی ہیں۔ مکان سفارت کے سامنے شاید آدھی شہر کا کوڑا کرکٹ گدھہ والے ڈالا کرتے تھے۔ وہ بھی چند ماہ سے صاف کر دیا گیا بلکہ آجکل اوسکو بالکل ہموار کرکے جرنیلی پریڈ کے واسطے صاف میدان بنوایا جارہا ہی۔ سینکڑون ہل جوتنے والے اور گدھے بیگاری پکڑ رکھے ہیں۔ میدان کے بیچ میں تین جگہہ پھانسی کی لکڑی گاڑ رکھی تھیں وہ ایکطرف کر دی گئی ہیں منشی عزیز احمد صاحب حیران ہونگے کہ یہاں کے نئے کارخانہ کیواسطے ہزارہا اینٹ گلاسگو سے منگوائی ہوئی ہیں۔ ابھی ایک جگہہ ڈھیر لگا رکھا ہی۔ اوسپر گلاسگو مع سٹریٹ وغیرہ کھود رکھا ہے۔ خداوند کریم ہم مسلمانونکو بھی اسقدر علم عطا فرماوے کہ اور نہیں تو ایسی اینٹین تو اپنے واسطے بنوالیا کرین۔ اور ہزارون روپے صرف کرایہ میں ہی خرچ نہ کرنے پڑین۔ یا اللہ مسلمانونکو ترقی عطا فرما۔ ✣

سلطان المعظم

نے قحط زدگان ہندوستان کے لئے خلوص خرید کر بھیجنے کی غرض سے چندہ جمع کرنیکے لئے ایک کمیٹی آستانہ علیہ میں قایم فرمائی ہے۔ اور اس کار ثواب کا افتتاح جیب خاص سے چندہ کی معقول رقم عطا فرمانے سے کیا ہی۔ یہہ ٹیلیگرام جو اس ہفتہ موصول ہوا ہی مسلمانان عالم اور دنیا کے امن کے خواستگارون کے لئے کئی وجوہات سے نہایت مبارک و مسعود خبر ہے۔ ہندوستان میں جب کبھی ٹرکی کے مسلمانوں یا فوجیوں کے لئے چندہ جمع کرنیکی تحریک ہوتی تو بعض تنگ خیال یہہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ ترکون نے کیا کسی وقت ہماری مصائب میں دستگیری کی ہے کہ ہم اونکی مدد کریں۔ جلالت مآب کی اس تحریک سعید اور شاہانہ فیاضی نے ایسے کم ظرف معترضین کی زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ ان لوگون کا اعتراض فیاضی و سخاوت اور انسانی ہمدردی کے لحاظ سے گو مریجانہ بلکہ کمینہ ہوتا تھا۔ لیکن انکا یہہ قول بلاشبہہ درست تھا۔ کہ ترکون نے گذشتہ دو صدیون میں ہندوستانیون کے ساتھہ کبھی عملی ہمدردی نہیں دکھائی۔ اسکی بڑی وجہ یہہ ہی کہ اس عرصہ میں وہ خود اپنی مصائب میں ہی ایسے مبتلا رہی کہ دوسرون کی مدد و اعانت تو درکنار اونکی مصائب کیطرف متوجہ ہونیکی ہی اونکو فرصت نملسکتی تھی اور اپنے آپکو سنبھالنا ہی اونکے لئے سخت مشکل ہورہا تھا۔ متذکرہ صدر کمیٹی کا قیام اس امر کا بدیہی ثبوت ہی کہ ترکی حکومت اور ترکی قوم اب اندرونی و بیرونی خرخشون سے بہت کچھہ آزاد ہوگئی ہے۔ اور اوسکی اپنی حالت اسقدر سنبھل گئی ہی کہ اوسے دوسرون کی تکالیف کیطرف توجہ کرنیکی ہی فرصت نہیں ملگئی بلکہ مدد کرنیکی بھی قابل ہوگئی ہی۔ اور یہہ ظاہر ہی کہ ہی خواہان سلطنت عظمے عثمانیہ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی امر مسرت بخش نہیں ہوسکتا۔ اسباب مسرت کا ذخیرہ انہی وجوہات پر ختم نہیں ہوتا۔ سب سے بڑی خوشی جسمیں مسلمانوں کے ساتھ تمام امن پسند ابنائے زمانہ بھی شریک ہونگے۔ اس تحریک کو پولیٹیکل پہلو پر غور کرنیسے حاصل ہوگی۔ قیصر ولیم کے ایماسے برلن میں چندہ جمع ہونیسے چند ہی دن بعد قسطنطنیہ میں ہی خلیفۃ المسلمین کو حکم سے جلالت مآب قیصر ہند کے ایک معظم بالشان مقبوضہ کی مفلوک الحال رعایا کے لئے فراہمی چندہ کی کارروائی شروع ہوجانے سے قیصر و خلیفہ کے اتحاد و اتفاق کا ہی پتہ نہیں مل رہا۔ بلکہ یہہ بھی صاف واضح ہورہا ہی کہ یہہ دونون فرمانروائے قیصرہ ہند کے مخلص رفیق ہیں۔ ایسے نازک موقعہ پر جبکہ اکثر قومیں اپنی حسد و رشک کے علانیہ اظہار کو موجب فخر سمجھہ رہی ہیں۔ سلطان المعظم و قیصر نے اس کارروائی سے کل دنیا کو

جتادیا ہے کہ وہ انگلستان کو اکیلا سمجھکر جنوبی افریقہ کی جنگ کو عالمگیر بنانیکے سوائے خام میں مبتلا نہیں ہیں۔ ہم دونوں انگلستان کے رفیق صمیم ہیں۔ دنیا کے امن کو مخدوش کرنیکی جو کوئی کوشش کرنا چاہے۔ وہ سوچ سمجھکر اور مآل کار پر غور کرکے اسکا اقدام کرے۔ +

برلن میں اخیر اپریل تک قحط زدگان ہند کے لئے پانچ لاکھ مارک یعنے پونے چار لاکھ روپیہ چندہ جمع ہوا تھا۔ اس امر کی قیصر ولیم نے نواب وایسرائے کو بتاریخ ۳ مئی بذریعہ تار برقی براہ راست اطلاع دی۔ ٹیلیگرام مذکور کا ایک فقرہ خاص غور کے قابل ہے۔ جسکا صاف لفظوں میں یہ مدعا ہے کہ انسانی ہمدردی کے اقتضا کے علاوہ انہوں نے اس لحاظ سے بھی فراہمی چندہ کا ایما کیا تھا کہ ابنائے زمانہ کو معلوم ہوجائے۔ کہ بھائیوں بھائیوں میں خواہ کسقدر کشیدگی کیوں نہ ہوجائے۔ پھر بھی خون خون ہے اور پانی پانی۔ غیر آخر غیر ہوتے ہیں اور بھائی بھائی۔ ضرورت کے وقت کوئی کشیدگی بھائی کو بھائی کی مدد سے مانع نہیں ہوسکتی۔ ناظرین کو یہ بتانیکے تو شاید ضرورت نہیں ہوگی کہ انگلستان اور جرمن کے شاہی خاندان ہی آپسمین قرابت دار نہیں بلکہ جرمن اور انگریزی قومیں بھی ہم نسل ہیں اور ایک ہی خون دونوں کی رگوں میں ساری ہے۔ نواب وایسرائے نے اس شاہانہ پیغام اور عملی ہمدردی کا مناسب الفاظ میں کل ملک کی طرف سے شکریہ ادا کیا ہے۔ +

جنوبی افریقہ کے دریانی

میدان جنگ میں جو کئی مہینوں کا شمالی کیپ کولونی و شرقی گریقیا لینڈ سے فری سٹیٹ کی وسطی علاقہ میں منتقل ہوچکا ہے۔ انگریزی افواج کی پیشقدمی پچھلے ہفتہ سے شروع ہوکر اس ہفتہ بھی برابر جاری رہی۔ بعد کی خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ پچھلے ہفتہ کا یہ ریمارک صحیح نہ تھا کہ تھابان چو سے دشمن کو ہٹانیکے بعد پیشقدمی شروع ہوئی تھی۔ اوسکے آغاز پر مقام مذکور میں ابھی دشمن موجود تھا۔ لیکن اوسکی نگرانی کے لئے اسقدر انگریزی فوج وہان مامور کردیگئی تھی کہ لارڈ رابرٹس کے دوسرے ڈویژن بلاتردد آگے بڑھ سکتے تھے۔ فری سٹیٹ کے جنوبی علاقہ میں بھی اوسوقت تک ریلوے لاین کے قریب بوئروں کی تھوڑی سی جمعیت موجود تھی۔ لیکن نہ اسقدر۔ کہ اوسکے خوف سے تمام پیشقدمی ملتوی رکھی جاتی۔ اوس نواح میں جو انگریزی فوج موجود تھی۔ اوسے اُن لوگوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے کافی سمجھا گیا۔ لیڈی برانڈ کیطرف جو بوئر دستے موجود تھے۔ اوسکی موجودگی کو بھی خطرناک نہ سمجھا گیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ یہ قیاس غلط ثابت نہیں ہوئی۔ کچھ تو مقامی فوج کی مستعدی سے اور کسیقدر جنرل رابرٹس کی عام پیشقدمی سے اپنے قلب کو کمک جا پہونچانے پر مجبور ہوجانے سے تمام متفرق بوئر دستے لیڈی برانڈ۔ فکسبرگ۔ نواحیات سمتھ فیلڈ اور تھابان چو کو خالی کرگئے۔

بلوم فونٹین سے اوپر کرونسٹاڈ تک راستہ میں چار دریا پڑتے ہیں۔ اول ماڈر۔ جو بلوم فونٹین سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ دوم دریا۔ وسٹ۔ یہ تخمیناً چالیس میل ہے۔ مقامات ون برگ اور سمال ڈیل اس دریا سے چند میل بجانب شمال ہیں۔ سوم زینڈ۔ وہ تخمیناً ساٹھ میل ہے۔ اور چہارم دریا والش۔ جسکے شمالی کنارہ پر کرونسٹاڈ آباد ہے۔ کرونسٹاڈ سے اوپر بھی ٹرانسوال کی سرحد تک وال کے بڑے دریا کے علاوہ کئی چھوٹے چھوٹے دریا موجود ہیں۔ مگر دریا ادرنج ماڈر وٹ اور زینڈ کو باسانی عبور کرجانیسے لارڈ رابرٹس ثابت کرچکے ہیں کہ کوئی دریا اونکی پیشقدمی میں مانع نہیں ہوسکتا۔ ابتک اس پیشقدمی کے دوران میں کوئی معرکہ کارزار نہیں ہوا۔ نہ فنیم کی کسی مورچال پر سامنے سے حملہ کیا گیا ہے۔ کثرت فوجکی وجہ سے جنرل رابرٹس کے ماتحت کمانڈر فنیم کی ہر مورچال کے بازو کیطرف بڑھ جاتے ہیں۔ جسپر بوئروں کو مراجعت کرجانیکے سوا کوئی چارہ نہ رہجاتا رہا۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ لڑائی کہیں بھی نہیں ہوئی۔ برعکس ازین جابجا مقابلے ہوئے مگر ایسے نہیں جنکو اہم کہا جاسکے۔ بوئروں کی اخلاقی حالت اور استقلال کے متعلق مختلف افواہیں مشہور ہیں جو تار کی خبروں سے معلوم ہوجائینگی۔ اونکی درستی میں شبہ کرنا بیجا نہوگا۔ ورنہ لارڈ رابرٹس مزید پیدل فوج کے لئے ولایت تاکیدی مراسلہ نہ بھیجتے۔ فوج سوار ان کے بعد اب مزید پیدل فوج کی تاکیدی طلبی سے کسیقدر تعجب پیدا ہورہا ہے۔ ادھر صیغہ جنگ متواتر طلبیوں اور درخواستوں سے کیطرح تنگ پڑگیا ہے مگر اسلئے کہ اوسپر شکایت عاید نہ ہو۔ وہ جسطرح ہوسکتا ہے۔ ان مطالبوں کو پورا کئے چلا جارہا ہے۔ اس وقت جنوبی افریقہ میں دو لاکھ کے قریب فوج موجود ہے۔ اسکا بھی ناکافی سمجھا جاتا رہا ہے۔ کہ بوئروں کی مدافعت میں ابھی کئی مہینوں تک ضعف آنیکا ہمارے سپہ سالار کو پورا یقین ہے۔ خبر ہے کہ جنرل بلر نے بھی پیشقدمی کے لئے کل سامان تیار کرلیا ہے۔ بوئروں نے شروع اپریل میں یہ خبر مشہور کی تھی کہ واقعہ قدوس سپروٹ مورخہ ۲۱۔ مارچ سے چند دن بعد پانچ انگریزی کمپنیوں کے علاوہ ایک اور جگہ بھی ۶ سو انگریزی فوج قتل کرکے نوسو کو اسیر کرلیا ہے لیکن یہ محض گپ ثابت ہوئی۔ صیغہ جنگ کا بیان ہے کہ محاربہ اگر بہت جلد ختم ہو تو کہین ستمبر میں جاکر ختم ہوگا۔ کروگر کی بیوی نے بتاریخ ۱۳ اپریل ایک ملاقاتی سے بیان کیا۔ مجھے خداوند کریم پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ اس بیرحمانہ خونریزی کو جلد بند کرادیگا۔ اگر انگلستان نے ہماری شرطیں نامنیں تو ہم پری ٹوریا کے مفتوح ہوجانے پر بھی لڑائی سے باز نہیں آینگے۔ میرے اسوقت تک ۲۳ نواسے اور پوتے۔ چار بیٹے۔ چھ داماد اور بیشمار لواحق میدان جنگ کو جاچکے ہیں۔ اور پوتوں میں سے چار قتل ہوچکے ہیں۔ اشانٹی میں حالت بدستور نازک ہے۔ خارجیہ تعلقات بظاہر بدستور اطمینان بخش ہیں +

روس کے ارادوں کے متعلق

البتہ مختلف افواہیں مشہور ہورہی ہیں۔ انمیں سے گو بعض اسوقت تک بالکل غلط ثابت ہوچکی ہیں۔ لیکن پھر بھی پولیٹیکل مطلع کو گرد و غبار سے پاک وصاف نہیں سمجھا جاسکتا۔ ایک نامہ نگار نے بتاریخ ۲۰۔ اپریل ولایت سے لکھا: "یہ خیال دن بدن مضبوط ہوتا جاتا ہے کہ ہمیں عنقریب حیرت انگیز واقعات سے روبرو ہونا پڑیگا۔ اور کہ ان واقعات کی تحریک سینٹ پٹرزبرگ سے ہوگی۔ یہ افواہیں باصرار مشہور ہوئیں کہ جب زار روسی قلندرہ کے مطابق) مسیحی تیوہار ایسٹر کی تقریب پر ماسکو جائیگا تو وہ چند اہم پولیٹیکل معاملات کے متعلق اپنا عندیہ ظاہر کریگا۔ ازانجملہ ایک یہ ہوگا کہ وہ انگلستان کو صاف صاف کہدیگا کہ اگر بوئروں سے فی الفور صلح نہ کیگئی تو روسی فوج ہرات و کابل پر حملہ کردیگی۔ اس افواہ سے عوام کو ایسا اعتبار ہوگیا کہ نیم سرکاری تردید و نیز قناعت نکے روسی وزیر مال ایم وٹی نے باضابطہ طور پر بھی سینٹ پٹرزبرگ کے ساہوکاروں کو اطمینان دلایا کہ ان افواہوں کی کچھ بنیاد نہیں" روسی قلندرہ عام قلندرہ سے ۱۴ دن بعد شروع ہوتا ہے۔ بنابرین ایسٹر کا تیوہار جو باقی مسیحی ممالک میں ۱۵۔ اپریل کو ہوا۔ روس میں ۲۹۔ اپریل کو ہوا۔ زار ماسکو میں ۱۴ اپریل کو پہونچگیا تھا۔ اگر اوسنے وہان کوئی ایسی تقریر کی ہوتی تو ابتک کل دنیا میں اوسکی خبر مشہور ہوگئی ہوتی۔ اس خاموشی سے ایم وٹی کی تردید کی کامل تصدیق ہوگئی ہے۔ لیکن باینہمہ عام تشویش میں کوئی زیادہ کمی نہیں ہوئی۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کیا اچھا ہوتا کہ روسی گورنمنٹ باقی تردد بخش معاملات اور کارروائیوں کے متعلق بھی اسیطرح اطمینان بخش اظہار کرکے دنیا کو تردد و فکر سے نجات دلوادیتی۔ اوسکا بیان ہے کہ "روس میں کچھ عرصہ سے فوجی تیاریاں وسیع پیمانہ پر ہورہی ہیں۔ اونسے دنیا متحیر ہورہی ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی کچھ کم قابل غور نہیں کہ اونسے لیکر اعلے تک تمام بوئروں کو یہ یقین ہے کہ روس و فرانس بالخصوص روس اونکی ضرور مدد کریگا۔ اور اس اعتماد و یقین سے اونکے حوصلے بہت بڑھ رہے ہیں" ایک اسٹرین اخبار کو ماسکو سے اوسکے نامہ نگار نے حسب ذیل تحریر کیا: — روس میں جو لوگ جنگ کے لئے خواہان ہیں اونکو توقع تھی کہ زار ماسکو اگر افغانستان پر فوجکشی کا حکم صادر کریگا۔ مگر زار صلح دوست کو سچا محب ہے۔ اور تمام جنگی مہموں کو خواہ وہ کیسی آسان ہوں سخت ناپسند کرتا ہے۔ روس میں انگریزوں کی مخالف جماعت کا اگر کوئی سدراہ ہے تو صرف زار ہے۔ لیکن اُسکا انکار کب تک قایم رہیگا۔ وہ بیشک مطلق العنان ہے مگر عام رائے بھی کچھ کم اثر نہیں رکھتی۔ خارجیہ معاملات میں ہمیشہ روسی فرمانروایوں کو عام رائے کا متبع کرنا پڑا ہے۔ روسی قوم کی نظریں اسوقت قسطنطنیہ یا خود غرض و کاذب بلگیریا کیطرف نہیں۔ بلکہ ہندوستان اور افغانستان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور اوسکی یہ خواہش یکبارگی اسقدر زور پکڑ گئی ہے کہ روسی حکومت کو لئے اس معاملہ کے متعلق قطعی رائے قایم کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ افغانستان کی موجودگی روسیون کی رائے میں تہذیب و شائستگی کے منافی ہے۔ صرف امیر روسی قبضہ کا مخالف ہے۔ کل رعایا۔

روسی حکومت کی خواہشمند ہے۔ زار خود ہی جنگ کی مخالف نہیں۔ بلکہ اوسکی ملکہ بھی، جو قیصرہ ہند کی نواسی ہونیکی وجہ سے انگلستان کے ساتھ جنگ کرنیکو کبھی پسند نہیں کرسکتی۔ مگر روسی قوم کی متفقہ خواہش کو زار ہرگز ہمیشہ نظر انداز نہیں کرسکتا۔"

اسکے برعکس اوڈیسہ۔ قسطنطنیہ اور دانیا سے انگریزی اخبارات کے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ روس کی مستعدی جنوبی افریقہ۔ افغانستان یا ہندوستان کے متعلق نہیں۔ بلکہ ٹرکی کے۔ اوسے اب خیال ہوا ہے کہ گذشتہ چند برسون میں ترکی معاملات سے کنارہ کش رہنیمیں اوسنے بڑی غلطی کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سرویا میں آسٹریا کا اور ٹرکی میں جرمنی کا رسوخ غالب ہوگیا۔ اب وہ اس غفلت کی تلافی کی درپے ہے۔ یہہ خبرین غلط نہیں قبل ازوقت ضرور ہیں کہ روس نے بلگیریا سے بندر برغاس لیلیا ہے اور بلگیریا کو خود مختار بادشاہی بنوا کر مقدونیہ کا کچھ حصہ اوسے دلوانیکا وعدہ کیا ہے۔ لیکن اسمین شک نہیں کہ ریاست مذکور میں روس کا اقتدار پھر بہت بڑھگیا ہے۔ اور غالباً قیصر آسٹریا اسکے متعلق ہی مشورہ کرنیکے لئے برلن گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب روس نے شمالی ایشیا کو چک میں تعمیر ریلوے کے اجارہ کی لئے زور ڈالا تھا۔ تو سلطان المعظم نے جرمنی اور انگلستان سے دریافت کیا تہا۔ کہ اگر روس کے مطالبہ کو نمانا جائے تو کیا اونسے مدد کی توقع رکھی جائے۔ ان دونون ملکون نے تسلی بخش جواب ندیا۔ جسپر سلطان المعظم نے روسی درخواست منظور کرلی۔ بعض کا خیال ہے کہ روس اس کامیابی سے علے الفور فائدہ اٹھاکر ریلوے بنانا شروع کردیگا۔ لیکن اکثر کی رائے میں وہ نہ کھیلینگے نہ کھیلنے دینگے کی پالیسی پر کار بند ہوگا۔ یعنے تو خود ریل بنائیگا۔ نہ کسی اور کو بنانے دیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ توسیع ریلوے سے ملک کی پیداوار۔ آمدنی اور آبادی میں بہت اضافہ ہوجائیگا۔ اور اپنی متوقعہ شکار کا قوی ہونا اوسے کبھی گوارا نہیں ہوسکتا۔ +

روس نے بقول سٹنیڈرڈ تخمیناً پانچ لاکھ فوج وسط ایشیا میں جمع کرلی ہے

اس خبر کی بالواسطہ طور پر پاونیر کے ایک ریمارک سے بھی تصدیق ہورہی ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔ "چند ہفتے ہوئے ہرات کے تعلق روسی ارادوں کی مشہور ہونیسے جو تشویش پھیل گئی تہی اسکا پھر تازہ ہوجانا بعید از قیاس نہیں۔ کیونکہ یہہ راز کسی طرح سے منکشف ہوگیا ہے کہ اس موسم گرما میں فوجی قواعدین اور مصنوعی لڑائیان بہت بڑے پیمانہ پر وسط ایشیا میں کرائی جائینگی۔ جب ایکطرف مرو یا کوشک میں اور دوسرے طرف تاشقند یا وادی جیحون میں فوج کی بڑی جمعیتین فراہم ہوئیں تو اس سے شمالی افغانستان میں پریشانی کا پیدا ہوجانا ناممکن نہین۔ امیر صاحب اپنی سرحد کے قریب اس نام نہاد شق رقواعد کے کمپ کے قیام کو یقیناً سخت اشتباہ کی نگاہ سے دیکھینگے۔ اُدہر سیاح روسی پیشقدمی کی تیاریوں اور ارادہ ہائے بد کی خبرین دور و نزدیک مشتہر کردینگے۔ پس صوبہ آمدوی کاسپین۔ بخارا۔ اور روسی ترکستان میں روسیوں کی فوجی نقل و حرکت کے متعلق جسقدر خبرین آئندہ موصول ہوں۔ اونپر فی الفور اعتماد کرلینا درست نہوگا۔ کوشک کی فوج کی ایزادی کی خبر سے جو ایزادی بقول روسی گورنمنٹ محض آزمایشاً کیگئی تہی پہلے دونون خاص تشویش پیدا ہوگئی تہی۔ لیکن اس تشویش کی بڑی وجہ یہہ تہی کہ اسوقت جنوبی افریقہ میں محاربہ کا رخ ہماری مخالف تھا۔ لیکن اگر چون آئندہ میں متذکرہ بالا علاقون میں سے کسی ایک میں روسی فوج کی فراہمی کی خبر موصول ہوئی۔ تو اوسے استقلال و یا حوصلگی سے سننا واجب ہے۔ کیونکہ اب اسوقت جبکہ ہماری افواج سیلاب کیطرح دشمن کے ملک میں بڑہی چلی جارہی ہیں اور انگریزی قوم ہر نئی مہان ناخواندہ کی دنیا کے ہر حصہ و گوشہ میں خاطر و تواضع کرنیکے لئے ہمہ وجوہ تیار ہے قوی دل سے قوی اور معاند سے معاند روسی بھی انگلستان سے جھگڑا مول لینیکی جرأت نہیں کرسکیگا۔ بہرحال روسی خواہ کسقدر فوج اس علاقہ میں جمع کرلین ہماری رائے میں باغلب وجوہ وسط ایشیا کا مسئلہ یکبیک اس موسم سرما میں نہیں چھڑیگا۔ لیکن ساتھ ہی خبر ہونچنا تقریباً یقینی امر ہے کہ روس افغانستان کے یرغلات کوئی فوجی کارروائی کرنیکا ارادہ کررہا ہے۔ اب ہی ایسی خبرین مشہور ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ ٹائمز نے ایک خط شائع کیا ہے کہ روس کوشک سے ہرات تک ہلکی ریلوے بنا رہا ہے۔ آئندہ چند ہفتون میں جو خبرین ملنیکی توقع ہوسکتی ہے۔ یہ خبر اونکا خاصہ نمونہ ہے۔ اونسے گھبرانا دانائی کا کام نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر فی الواقع کوئی غاصبانہ حرکت کیگئی تو اوسکی خبر ہمین کابل سے یقیناً بہت جلد پہونچ جائیگی۔ یہ نہین کہ ایسی خبروں کے لئے ہی ہم اونکی روس یا انگلستان کیطرف سے آنیکا منتظر رہنا پڑیگا۔"

دمشق سے براہ معان حرمین شریفین تک

سلطان المعظم کے جیب خاص کی صرف سے بری تار برقی کا سلسلہ قائم کئے جانیکا حکم صادر ہونے کی خبر دو تین ہفتے ہوئی لکھی جاچکی ہے۔ اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک یہ خوشخبری سناتی ہے کہ جلالت مآب نے ساتھ ہی ریلوے لین کی تعمیر کا بھی حکم صادر کیا ہے۔ یہہ لائین سرکاری روپیہ سے تیار ہوگی۔ اور بشرط ضرورت اس کام کے لئے بھی سلطان المعظم جیب خاص سے روپیہ عطا کرینگے۔ یہہ کارروائی صرف اصدار حکم تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ قابل فوجی انجینیرون کی ایک جماعت نے پیمائش کا کام شروع بھی کردیا ہے۔ یہہ خبر اگرچہ کل مسلمانان عالم کے لئے مژدہ جانفزا کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن وکیل کے لئے اس سے بھی کچھہ بڑھکر ہے۔ اوسکے لئے یہہ امر کچھہ کم باعث فخر و مباہات نہیں۔ کہ گو اوسکی تحریک و تجویز کو پوری کامیابی نہ ہوئی۔ اور اوسکی مجوزہ لائن کا کوئی حصہ مشترکہ اسلامی سرمایہ سے نہ بن سکا۔ پھر بھی اوسنے یہ تحریک کسی ایسے سعید وقت میں شروع کی کہ لائن مذکور کا جسکی سالہائے دراز سے تجویزین ہو ہو کر نسیاً منسیاً ہوجاتی رہی تہین وجود مین آنا متحقق ہوگیا۔ اور ساتھہ ہی اوسکا یہ اثر ہوا کہ لائن کے ایک اہم حصہ کو سرکاری خرچ سے بنوانے کا قطعی فیصلہ کرکے دوسرے حصہ کو متعلق بھی یہہ شرط کرلیگئی کہ حکومت جب چاہے اوسے خرید سکیگی۔ اور کہ کسی اجنبی کو اوسکے قرب و جوار میں بستیان آباد کرنیکا اختیار نہ ہوگا۔ حجاز و یمن کو سلطنت کی باقی حصص سے بذریعہ ریل متصل کرنیکی اشد ضرورت پر اس اخبار میں کئی دفعہ مفصل لکھا جاچکا ہے۔ مگر اوندہی عقل کی لنڈن ٹائمز کو ترکی حکومت کو اچھے افعال کی وجہ بھی ہمیشہ اُلٹی ہی سوجھتی ہے۔ وہ اس فیصلہ کی لم یہ بتاتا ہے کہ حج کے موقعہ پر حاجیون مین مفسدانہ رسالے وسیع پیمانہ پر تقسیم کئے گئے۔ اسکا علم ہونے پر سلطان المعظم نے آئندہ ایسی شرارتوں کے موثر انسداد کے لئے تعمیر ریل کا حکم صادر کردیا۔ خیر وجہ کچھہ ہو۔ جلالت مآب نے اس حکم سے سلطنت کی بہت بڑی ضرورت کو مہیا کرنیکے ساتھہ ہی مسلمانون کے آرام و آسایش اور حفاظت کا بہترین ذریعہ بہم پہونچا دینے کا بندوبست کردیا ہے۔ سلسلہ تار برقی کا طول اڑہائی ہزار کیلومیٹر (۱۷۰۰ میل تخمیناً) ہوگا اور صوبہ دمشق کے مقام صلت سے شروع ہوکر قافلہ حجاج کے معمولہ راستہ کے برابر برابر لگایا جائیگا۔ ریلوے لائن بھی غالباً اسی کے کنارہ بنائی جائے گی۔ +

روسی اخبارات کی تحریرین

ابھی تک ویسی ہی معاندانہ ہیں بلکہ پہلے سے بھی درشت ہوگئی ہیں۔ کچھہ عرصہ ہوا مسٹر شانلی ممبر پارلیمنٹ نے کہا تہا کہ انگلستان روس کے مقابلہ کیلئے سرحد ہندوستان پر چار لاکھ فوج بلا تردد جمع کرسکتا ہے۔ اسپر ایک روسی اخبار لکھتا ہے کہ یا تو مسٹر مذکور نے اپنی مخاطبین سے استہزا کیا۔ یا خود وہ اپنے ملک کی فوجی حالت سے ناواقف ہے۔ اس اخبار کا نامہ نگار عدن سے لکھتا ہے کہ پچھلے دنون سرحد بلوچستان سے ایک شخص رائفلین خریدنے کے لئے مسقط آیا۔ وہان اوسے جدید قسم کی رائفلین نہ ملین۔ وہان کے سوداگروں کے پاس پرانے طرز کی چار نمبر مارٹینی بندوقین تہین۔ اسپر وہ عدن کے راستہ فرنچ سومالی علاقہ کے صدر مقام جبوتی کو گیا۔ اور وہان سے اسی رائفلین ماسٹر قسم کی خرید کر عربون کی ایک چھوٹی سی کشتی پر جو انگریزی جہازون سے بآسانی نظر بچاکر نکل جاتی ہین۔ خلیج فارس کے راستہ بہجدین اور خود ہندوستان کے راستہ واپس چلا گیا۔ اگر یہہ روایت درست ہے تو اس سے انگریزی جہازات نگرانی کنندہ ہی کی سخت غفلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ ہندوستان مین سرقہ اسلحہ کے انسداد کے لئے چند برسون سے جو سخت انتظام

کھلی چٹھی

بخدمت جمیع احباب سلمہ اللہ تعالے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ میں تین سال سے اپنے عزیز وطن سے جدا ہوکر وسط ہند کے سفر میں ہوں۔ میرے فاضل احباب اور عالم دوست بلکہ سب یار آشنا جدا ہیں۔ اور میری خاموشی و فراموشی سے مایوس۔

مجھے اپنے احباب سے جسقدر محبت ہے اسکے لیئے انہیں کے قلب کی شہادت کافی ہے۔ میں ہمیشہ اپنے باب کا بطور ایک فرمانبردار جان نثار کے رہا ہوں۔ افسوس کہ ہزار ہا تردوات کے باعث میرے خیالات ایسے تہ و بالا ہوئے۔ کہ میں اس عرصہ میں نہ کسی دوست کو چٹھی لکھی نہ کوئی مضمون لکھہ سکا۔ نہ تصنیف تالیف کا سلسلہ جاری رکھہ سکا۔ میری اس خاموشی سے ندامت و شرم کی اذیت مجھے ایسی ہی ہوئی جیسے کہ دیگر جوابدہی کی

کیا غمخوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو ۔۔۔ ملاوے تاب جو غم کی وہ میرا راز داں کہیوں ہو

میں ایک مدت سے ریاست گوالیار میں ہوں۔ اوائل سنہ ۱۸۹۷ء سے میرا ہمیشہ یہہ خیال رہا کہ میں اپنی تمام طبی تحقیقات کو اور اپنے خیالات کو رسالہ کی صورت میں شایع کردوں۔ اور اسی لیئے میں نے وسط ہند کا سفر اختیار کیا۔ اسجگہہ ہزارہا نوٹس و اشتہارات میں نے شایع کیئے۔ اور ایک رقم کثیر کی ادویات مفت تقسیم کیں۔ نیز گوالیار میں چند عجیب باتیں دیکھیں جنکا بیان کرنا خالی از لطف نہیں۔ وہو ہذا۔

گوالیار کے عجائبات

یہاں کی معزز یادگاروں سے چند میل کے فاصلہ پر یعنی قصبہ آنتری میں ابو الفضل کی قبر ہے۔ جب میں نے اس قبر کو دیکھا تو میرے دل پر نہایت اثر ہوا کہ ایسا مشہور شخص جو اسلامی فاضلوں کی تاریخ میں نہایت حرمت سے دیکھا گیا ہے ایسے ویرانے میں اس بے سر و سامانی سے سو رہا ہے۔ اسکا مقبرہ نہایت چھوٹا سا اور شکستہ حالت میں نہایت خراب طور سے بے غور پڑا ہوا ہے۔ مقبرہ کا مکان بھی نہایت بدحیثیت اور شکستہ حال۔ یورپ میں ناموروں کی یادگاریں نہایت شاندار ہوتی ہیں اور دنیا میں کوئی قوم نہ ہوگی جسکو اپنے یہاں کے فاضلوں اور عالموں پر فخر نہ ہو شیخ ابو الفضل جیسا مشہور شخص اور کوئی ایسا نہیں کہ اس تاریخی شخص کے مقبرہ کو تاریخی یادگار کی صورت میں قایم رکھہ سکے اس زمانہ اور اسوقت پر جسقدر حسرت کیجاوے وہ تھوڑی ہے۔

قلعہ گوالیار

قلعہ گوالیار بھی یہاں ایک پرانی یادگار ہے۔ اسکے نیچے پتھر کو کھود کر اور چھیل کر ایک ہی پتھر کے ڈھوئی میں بڑی بڑی تصویریں ۱ درزا ننگی معہ مندروں کے بنائی ہیں۔ اس صنعت کو دیکھکر اس زمانہ کی صنعت و حرفت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسلامی حکومت جب ہوئی تو ان تصویروں کی ناک وغیرہ توڑ ڈالی گئی ہے۔ اور چونکہ یہہ فحش اور ننگی تصویریں تھیں اسلیئے نہایت اچھا کیا کہ انکے خاص مقاموں کو توڑ ڈالا ہے یہاں کسی درویش کا بھی مزار ہے بہت اونچی جگہہ یعنے قلعے کی جڑ میں میں خود جاکر یہہ عجائبات دیکھے

پتھر کو کندہ کرکے نہایت باریک کام کیا گیا ہے۔ اسلام کے قبضہ و تصرف میں آنے کے بعد یہاں پتھر ہی کو کھود کر ایک مسجد معہ منبر بنائی گئی ہے۔ اسکے پاس یعنے قلعے کی جڑہ میں ایک باؤلی ہے جسمیں ہمیشہ پانی رہتا ہے۔ پانی قلعہ کا پہاڑ رس رس کر جمع ہوتا ہے۔ لوگوں کو تعجب ہوتا ہے کہ اسقدر اونچے پہاڑ پر قلعہ کی جڑ میں کیونکر پانی آیا۔ اندر پتھر کو تراش کر ستون سیڑھیاں چوکیاں بیٹھنے کے لیئے بنائی گئی ہیں

گوالیار کے مکانات

بہت اونچے اور عالیشان ہوتے ہیں۔ مگر کسی مکان میں کوئی شخص لکڑی کا نام و نشان نہ پاویگا۔ سوائے کواڑوں کے اور کسی جگہہ لکڑی نہیں لگاتے ہیں۔ غریب سے غریب لوگوں کا مکان پتھر کا اور اوسکی چھت پر پتھر کے چوڑے چوڑے چپکے جسقدر لمبا چوڑا مکان ہو اسیقدر چھت کے لیئے لمبی پٹیاں مہیا ہوسکتی ہیں اور جسقدر لمبا ستون درکار ہو ویسا مل سکتا ہے۔ مہاراجہ عالیجاہ سندھیہ بہادر کے خاص ایوان شاہی میں مجھے ایکماہ رہنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے وہاں ایسی ایسی عالیشان عمارات دیکھیں کہ تمام عمر نہ دیکھی تھیں۔ نہایت لمبے لمبے ستون اور چھت سے زمین تک لمبی لمبی عمارتوں میں صرف ایک پتھر سنگ تراشی بھی اس جگہہ نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ کہریں اور پتھر کے برتن اور مختلف چیزیں پتھر کی ایسی بنائی جاتی ہیں کہ اور کہیں شاید نہ بنتی ہو۔

گوالیار کا دسہرہ و محرم

دسہرہ و محرم گوالیار میں ایسے تزک و احتشام سے ہوتا ہے کہ ہندوستان بھر میں ایسا کہیں نہیں ہوتا۔ دسہرے میں پورانے فوجی علم ہاہی مراتب نشان شاہی پالکیاں اور شاہی کرسیاں اور بادشاہی نشان جو اسلام کی تاریخی یادگار اور قدیم جاہ و جلال کا نقشہ پیش کرتی ہیں۔ نہایت عبرت انگیز طریقے میں نکلتی ہیں۔ جسکی مفصل کیفیت ہم پھر لکھینگے۔ محرم میں قریبًا پندرہ بیس ہزار غربا روزمرہ مہاراج خود کھڑے ہوکر کھانا کھلاتے ہیں اور تمام قدیم سامان و شاہی یادگاریں نکالی جاتی ہیں۔ اور دس روز تک برابر یہہ خیرات مہاراجہ صاحب دام اقبالہ کی خاص نگرانی میں جاری رہتی ہے۔ اور شب کو ہر روز نئے سے نئے سین مثلاً شملہ کے پہاڑوں کا نقشہ برف کے پہاڑ۔ چاولوں کی مسند مہاراج خود تیار کرتے ہیں۔ جس سے مہاراج کی عالی دماغی و دانشمندی و ذہانت کا پتہ ملتا ہے۔ پورا حال لکھنے کو رسالہ چاہیئے۔

مہاراجہ گوالیار کے اخلاق و عادات

مہاراجہ سندھیہ عقیل منتظم اور نہایت جفاکش ہیں۔ میں نے ہندوستان کی کسی راجہ کو ایسا محنتی و جفاکش نہیں پایا۔ صبح سے دوپہر تک اور دوپہر سے بارہ بجے شب تک مصروف بکار سلطنت رہتے ہیں۔ فوجی قواعد اور اوسکی اصلاح خود کرتے ہیں تمام دفاتر کا انتظام خود کرتے ہیں۔ ہر سال دورہ میں نصف ریاست کا انتظام ایسی خوبی سے کیا کہ سب دیکھتے رہ گئے۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء کو ایک گائڈبک مہاراجہ صاحب بہادر نے تصنیف فرماکر تمام ریاست میں شائع کی ہے اور خود تجربہ کرکے اور تمام اہم معاملات سے خود واقفیت کرکے تمام اہلکاران و کارکنان و ذمہ داران ریاست کے لیئے بطور دستور العمل جی ویلاس پیلیس سے شائع کی ہے جسمیں یہاں کے فاضل و تجربہ کار کارکنان کو بھی ششدر رہنا پڑا۔ فوجی قابلیت ایسی ہے کہ وائسرائے جب اسجگہ تشریف لائے تو حیرت سے نہایت تعریف کی۔ تمام رعایا خوش ہے قحط کے انتظام کیواسطے دورہ میں تشریف لیگئے تھے وہاں سے بیمار ہوکر تشریف لائے۔ اب خداوند کے فضل و کرم سے صحت ہوئی تو تمام رعایا میں نہایت جوش و خروش سے مبارکباد کے نعرے بلند ہوئے چنانچہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء سے ابتک برابر صحت کی خوشنودی میں جلسے ہو رہے ہیں۔ اول یعنے ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کا جلسہ شکریہ صحت میرے یہاں ہوا تھا جسکی حضور معلی دام اقبالہ نے نہایت عزت افزای فرمائی اسکے بعد ہزارہا جلسے ہوئے۔ اور ہر طبقے کے لوگوں نے اظہار مسرت کیا۔ مسلمانوں میں سب سے معزز جلسہ اخیم جناب حکیم سید کاظم علی صاحب وکیل دربار کے یہاں ہوا جہاں شہر کے سب سے بڑے معزز لوگ اور کل سردار جمع ہوئے۔ پس مسلمانوں کو جسقدر فخر ہو بجا ہے۔ یہہ جلسے ایسے ہوئے کہ کسی والی ملک کی شاید ہی رعایا نے ایسی جانثاری کا اظہار کیا ہے

یہہ جلسے تاریخ گوالیار میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اور ایسی جان نثار اور اپنی رعایا کے سچے غمگسار آقا کی جانفشانی و حیرت انگیز ہر دل عزیزی واقعی تاریخ گوالیار میں ایک بڑی معزز یادگار ہے۔

میرا مشغلہ

میں ایک تو گوالیار کی حفظ صحت کے متعلق ایک رسالہ وہدایت مرتب کرنیمیں مصروف ہوں۔ میری یہاں کی ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء والی سب سے پہلے جلسہ میں جو اس ریاست میں اظہار مسرت کیلئے منعقد ہوا تھا۔ باتفاق یہہ امر قرار دیا گیا تھا کہ ادویات کی عمدہ نہ ملنے اور دوکانداروں کی حالت ایسی ہونیسے کہ قوانین حفظ صحت کی خلاف ہیں ضرورت ہے کہ ایک رسالہ حفظ صحت کے متعلق لکھا جاوے نیز مطب کرتا ہوں اور ہر قسم کی ادویات میرے یہاں مفت تقسیم ہوتی ہیں۔

دوم میں امراض سینہ سے خصوصًا سل کے متعلق ایک رسالہ لکھہ رہا ہوں جس میں قدیم و جدید طبابت پر ذاتی رائے اور اسکے متعلق جو مجھکو سب سے زیادہ مفید دوائیں معلوم ہوئی ہیں لکھہ رہا ہوں۔ یقین ہے کہ عنقریب شایع ہوگا۔ مگر قبل اسکے کہ وہ شایع ہو میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ اول اپنے خیالات کا اظہار نسبت ڈاکٹری و یونانی کردوں اور جو بھی خواہاں ملک و قوم اسکی نسبت فیصلہ کریں وہ بھی درج کروں۔ چنانچہ عنقریب میں اسکی نسبت کچھہ لکھونگا۔ اگرچہ میں اس مضمون میں اپنے عجیب و غریب سوانح لکھنے سے معذور رہا ہوں مگر اس مختصر مضمون سے یقین ہے کہ میرے جملہ احباب کو تشفی ہوجائے گی۔ †

طبابت یونانی

آپنے فاضل طبابت پیشہ احباب کی توجہ کے لیئے

کیے ہے اور افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں طبابت یونانی کا روز افزون تنزل ہے اور ایسا مفید و ضروری علم نہایت سخت خراب حالت میں بہت ہی پستی پر پہنچگیا اور پہنچتا چلا جاتا ہے۔ میرا یہہ آبائی پیشہ ہے میں نے اس طبابت کی اعلے عربی کتب پڑہیں اور پڑہائیں اور پنجاب کشمیر دہلی و دیگر ریاستوں و شہروں میں مطب کیا ہزار ہا آدمی میری نظر سے گذرے اور میری علاج میں حیرت انگیز کامیابی ہوئی اور اب وسط ہند کا سفر میں تین سال میں ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور گوالیار کے معزز لوگوں نے مجھی خاطر داری کیساتھہ اپنے پاس رکھا۔ اور سینکڑوں جگہہ مجھہ ایسی کامیابی ہوئی کہ جس سے میں خود بھی متعجب ہوں مگر اس حالت میں بجائے اسکے کہ میرا حوصلہ بڑہتا میں خود افسوس اور رنج کی بلا میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ واقعی بات یہ ہے کہ یہہ طبابت جسپر ہمارا دارومدار ہے نہایت زبون حالت میں ہے اور اگر اسکی اصلاح نہ ہوئی تو ایک زمانہ ایسا آئیگا ہے کہ یونانی طبابت پڑہنا جرم اور یونانی طریق پر علاج کرنیوالے کو قاتل خیال کیا جائیگا۔

علم الادویہ طبابت یونانی کا نہایت وسیع پیمانہ میں ہے۔ لاکھوں نسخہ قلمبند ہو چکے اور تجویز کئے جا سکتے ہیں اور اسکی جو کچھہ قدر و منزلت ہے وہ علم خواص الادویہ ہی کی سبب سے ہے۔ دوم یہہ کہ انسان کی طبیعت کا معلوم کرنا اور اسکے مطابق دوا کا تجویز کرنا مرتبہ یقین تک نہیں پہنچ سکا۔ پس خواہ بڑی سے بڑا ڈاکٹر ہو اور خواہ بڑی سے بڑا طبیب اسکے ہاتھہ سے مرتے ہی ہیں اور شفایاب ہی ہوتے ہیں میرا تو یہاں تک تجربہ ہے کہ اوسط یونانی طبیبوں کے مریض زیادہ شفایاب ہوتے ہیں اسکا یہہ ہی سبب ہے کہ مرض کا خواہ کوئی سبب قرار دیا جاوے اور رگ و پٹھہ و ہڈی و عضلہ کی بناوٹ خواہ کیسی ہی فرض کر لیجاوے مگر علم الادویہ کو وسیع ہونیسے ہزارہا ادویہ مفردہ و لاکھوں نسخہ مرکبہ ہر قسم کی مختلف خاصیتوں و تاثیروں والے تجویز کئے جا سکتے ہیں اور تجربہ میں مفید ہوتی ہیں۔ یونانی طبیبوں نے اپنی پرانی اناٹومی اور پرانی شرح اسباب و علامات کو صحیح سمجھہ لیا۔ اور چونکہ مسلمانوں کی سلطنت کو زوال ہوئی ہی انکی دولت بھی رخصت ہوتی گئی اور پھر انکا شوق بھی کم ہوتا گیا اور سستی برہتی گئی انہوں نے طبابت کیا کسی علم پر بھی غور نہیں کیا۔ اور پرانی تحقیقات و پرانی حکیموں کے اقوال کی جال و پھندوں نے انہیں ہمیشہ تک الجھائے رکھا طبابت سیکھنے والے کو پہلے جن علوم سے واقف ہونا ضروری ہے اوسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) علم زبان یعنی عربی۔ انگریزی۔ لاطینی۔ و فرانسیسی۔ کیونکہ ہزارہا کتب اسلامی کتب خانوں کی جنہوں نے تمام دنیا میں شائستگی پھیلائی۔ لاطینی و فرنچ زبان میں طبع ہو چکی ہیں اور کسی زبان میں یا عربی میں جسمیں کہ وہ لکھی گئی ہیں انکا نام نشان بھی نہیں اور ہزارہا طبی و فلسفیانہ تصانیف کا ہمارے علماء کے نام تک بھی نہیں جانتے۔

(۲) علم تاریخ طبابت۔ علم جغرافیہ۔ علم میٹیل سائنس۔

(۳) علم ریاضی۔

(۴) علم سکون۔ علم حرکت۔ علم آب۔ علم ہوا۔ علم مناظر۔ علم برق علم حرارت۔ علم حیوانات علم تشریح۔ علم النباتات جیالوجی یعنے علم طبقات الارض۔ علم جمادات۔ علم کمسٹری۔

میں کسی اور موقعہ پر اس امر کی بحث لکھوں گا۔ کہ ان علوم سے کونسی بہت ضروری ہیں کہ جنکے بغیر طبابت میں کام ہی نہیں چلسکتا اور کونسے ایسے ہیں کہ وہ تھوڑا سا جاننے سے طب کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔ اور غیر زبانوں کو بغیر سیکھنے کے کسطرح کام چل سکتا ہے۔

اب یہہ دیکھنا چاہیے کہ ہماری موجودہ طبابت یونانی کیواسطے کونسے علوم زیادہ سکھلائے جاتے ہیں اور انکا کیا حال ہے۔ صرف نحو علم فصاحت بلاغت مدت کے بعد انمیں کمال ہوتا ہے۔ علم منطق کیونکہ صغری کبری یا قضیہ کبیورنہ یہ

Bouel Complaint in Childeren

باول کمپلیٹ گرمی کے موسم میں بچوں کے پیٹ میں عموماً خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسکا فی الفور احتیاط سے علاج کرنا چاہیے اور جونہی کوئی خرابی دکھائی دے چیمبرلین کی دوائی موسومہ کالک کا لرا اینڈ وائیہا ریمیڈی کا استعمال شروع کر دینا چاہیے بچونکو دانت نکالتے وقت اسہال کی کم و بیش ضرور شکایت ہو جاتی ہے جو متذکرہ صدر دوائی کے پلانیسے بآسانی بند ہو جائیگی مفصل ہدایت ہر بوتل کیساتھہ ملفوف ہیں قیمت فی بوتل دو روپے۔ ایک روپیہ

یہ دواشیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

عالم طبیبوں نے اپنے اقوال و تحقیقات کو لکھا ہے۔ پس ضروری ہے کہ علم منطق بھی کچھہ پڑہا جاوے جو میری رائے میں سوائے تضیع اوقات کے اسکا اور کچھہ حاصل نہیں اور سوائے غلط و بیہودہ خیالات و خبط بڑہنے کے اور کوئی نتیجہ وہ پیدا نہیں کرتا۔ یہہ منطق ہی ہے جو کہ ہم روزمرہ بولتے چالتے ہیں۔ انگریزوں نے منطق کا استعمال تبلایا ہے مگر ہمارے یہاں کے بڑے بڑے منطقیوں کی تقریریں سنو تو دنگ رہجاؤ کہ نہ گفتگو سمجھہ میں آتی ہے اور نہ اوس گفتگو کا بمقابلہ صاف گفتگو کے کوئی مفید نتیجہ۔ اور طریق استعمال منطق کا تو کوئی جانتا ہی نہیں۔ اگر جانتے ہیں تو صرف اسقدر کہ صاف بات کو الٹ پھیر کر اور پیچیدہ و معلق کر کے انکال کیا تہہ بیان کرنا اس سے دین کا بھی نقصان اور دنیا کا بھی۔

تصور و تصدیق کی بحث کی بحث کر کے بڑے بڑے عالم ابھی تک نہیں نکلے اور سوائے منطقی ضلع بولنے کے اور کچھہ حاصل نہ ہوا۔

علم ریاضی جسمیں ہیئت و ہندسہ وغیرہ ہیں علم ہیئت جس پر ساری طبابت کا دارومدار رکھدیا گیا ہے اور علم نجوم سے دوائوں رگوں اعضاء وغیرہ کا منسوب ہونا اور اقالیم وغیرہ کی تقسیم و مزاجوں کی بحث لاحول ولا قوۃ یہہ سب کے سب محض غلط ہیں۔ اور نری جہالت۔ اور بالکل مفید نہیں تمام علم ہیئت اور اسکے شعبے اول سے آخر تک سب کے سب غلط اور اسکے ساتھہ ملا کر جسقدر گفتگو طبابت میں ہے وہ بھی از سر تا پا غلط حتی کی جو عربی کتابوں میں ہیں وہ دیکھہ لیجئے۔

علم آلات اور دیگر ضروری علوم وہ عربی میں پائے نہیں جاتے۔

علم تشریح سے بالکل ناواقف ہیں مگر مبارک ہو ہماری قوم کے بڑے مصلح یعنی سلطان محمود خان مرحوم سلطان روم کو کہ جنے اس صدی کی اول میں علوم کی خراب حالت پر توجہ کی اور علم تشریح کا ایک مدرسہ قائم کیا جو ۲ جنوری ۱۸۳۲ء میں کھلا وہاں سے جب حکم شاہی تشریح کی تصانیف مع تصاویر تصنیف ہوئیں تصویر بنانی بلکہ علم تشریح پڑہنے والے کے لئے بھی تصاویر ضروریہ کا دیکھنا ہمیشہ برا خیال کیا گیا تہا۔ علوم کا کچھہ کچھہ حال معلوم ہو چکا اب ذرا اسباب کے متعلق غور فرمائیے کہ مثلاً زکام و نزلہ کی بحث میں لکھا گیا ہے کہ مادہ دماغ سے اگر ناک کیطرف گرے تو زکام ہے اور جو حلق کیطرف گرے تو نزلہ ہے اور ایسی ہی ذات الریہ کی بحث میں لکھا ہے اویحدث بعقبہ مرض اخر من نزلۃ مزمنۃ تنصب من الراس الیھا الخ، مگر یہہ ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی رستہ دماغ سے حلق یا ناک کیطرف نہیں جسمیں سے ایسی گاڑھی رطوبت آمدو رفت کر سکے۔ بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ جب میوکس ممبرین میں ورم ہوتا ہے تو چونکہ وہ ہمیشہ رطوبت پیدا کرتی ہے۔ اب ورم کر آنیسے اُس سے زیادہ رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اور یہہ ورم آنکھہ سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اگر ناک کی میوکس ممبرین میں ورم ہوگا تو ناک سے اور اگر حلق کی میوکس ممبرین میں ورم ہوگا تو حلق سے رطوبت ٹپکی گی۔ آمدم برسر مطلب۔ اب معلوم ہو گیا کہ طبابت یونانی کا یہہ حال ہے اور نزلہ ہی کی بحث میں یقینی طور سے ظاہر ہو چکا کہ تمام عربی و فارسی کتب میں جو کہ بڑے بڑے طبیب پڑہتے اور پڑہاتے ہیں اس مسئلہ کو غلط اور خلاف واقع لکھا گیا ہے۔ ایسی ایسی صدہا غلطیاں ہیں جنکی تفصیل ہم کسی رسالہ میں لکھیں گے انشاء اللہ تعالے۔ مگر یہہ معلوم کرنا چاہیے کہ سبب زکام و نزلہ کا خواہ کوئی قرار دیا جاوے۔ مگر یونانی دوائیں بہ نسبت ڈاکٹری کے زیادہ مفید و مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ اور اسکا ثبوت یہہ ہے کہ ڈاکٹری کے نسخہ جات جو گنتی کے نسخہ ہیں استعمال کریں اور اسکے مقابلہ میں یونانی ادویات و ترکیب کو دیکھیں اور تجربہ کریں۔ اور نیز سینکڑوں نسخے یونانی طبابت کے ڈاکٹری نسخوں کا بدل بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر یونانی نسخوں کا ڈاکٹری میں بدل نہیں۔ کیونکہ خواص ادویات کی تحقیقات ابتک ڈاکٹری میں محدود

Chamberlains Cough Remedy

کیا ابہی تک کہانسی کی شکایت ہے۔ غالباً اب تک تم دو تین مختلف علاج کر چکے ہو گے اور فائدہ نہونیسے کسیقدر مایوس ہو گئے ہو گے اگر تم بلا تردد توقف دیگر ادویہ کی آزمایش کی ایک بوتل چیمبرلین کی کف ریمیڈی کی خرید لو تو ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ یہہ کہانسی کا عمدہ علاج ہے اور گلے و پھیپھڑے کو مضر بلغمی مواد سے صاف کر کے نام گرانی اور اختناق کو فی الفور دور کر دیتی ہے ہم ذمہ لیتے ہیں کہ چیمبرلین کی ہر بوتل کہانسی کو فی الفور دور کر کے صحت بخشیگی۔ ہر سوداگر ادویہ سے وہ ایکروپیہ فی بوتل ملسکتی ہے شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر

علم طب اور علمائے اسلام

علم طب پر سب سے زیادہ احسان جس قوم کا ہے وہ مسلمانوں کی قوم ہے۔ اور اگر مسلمان اس علم پر توجہ نہ کرتے تو ہرگز اسکی حالت ایسی ترقی پر نہ ہوتی۔ مگر از حد افسوس کی بات ہے کہ اب مسلمانوں ہی نے ایسے معزز و شریف فن کو ایسی مرتبہ پر پہونچا دیا کہ اُسکو اصلاح کی نہ تدبیر سوجھتی ہے اور نہ ہمت پڑتی ہے۔ طبابت کی ترقی کی تفصیل اسطرح پر ہے۔

(۱) رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس برگزیدہ فن کی حمایت فرمائی اور اسکے متعلق مختلف ہدایات کیں جیسا کہ صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث کی مطالعہ سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ اور میرا بھی ارادہ ہے کہ ایک مستقل مضمون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حمایت متعلق طبابت کی نسبت لکھونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ نے اسکی سرپرستی و حمایت کی اور دوسری صدی میں جب مسلمانوں کو احادیث مقدسہ جمع کرنیکا شوق پیدا ہوا تو اسوقت طبابت کی آزادی اور بھی ترقی پر ہوگئی اور طبابت کا فن بمنزلہ عبادت و طاعت و خدمت بندگانِ خدا خیال کیا گیا ہے۔

(۳) اسکے بعد جوں جوں علمی توغل بڑھتا گیا اسیطرح فن طبابت کو بھی ترقی ہوتی گئی۔ اور علم خواص الادویہ کے متعلق کافی ذخیرہ موجود ہوگیا۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جسمیں مسلمانوں میں عقاید مذہبی کے سبب سے اختلاف ہوکر سینکڑوں فرقے معتزلے جاحظی وغیرہ پیدا ہوگئے۔ اور عجیب و غریب کتابیں نسبت عقاید مذہبی تالیف ہونا شروع ہوئیں۔

(۴) خلفاء عباسیہ کے زمانہ میں ہوئی اور خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ تک حیرت انگیز ترقی جملہ علوم میں ہوئی۔ خلفاء عباسیہ کا زمانہ سنہ ۷۴۹ء سے شروع ہوتا ہے اور ہارون الرشید کی حکومت کا اختتام سنہ ۸۰۸ء خیال کرنا چاہیئے۔ خلیفہ مامون رشید نے سارہی بارہ من سونا اور ہمیشہ کی صلح اس شرط پر منظور کی کہ ایک حکیم اسکی دارالحکومت میں آکر مامون رشید کو علوم حکمیہ سکھلا جاوے۔ چنانچہ بخارا۔ بغداد۔ بصرہ۔ کوفہ۔ سپاہان۔ قاہرہ۔ اسکندریہ۔ قرطبہ میں ایسے ایسے مدرسے قایم ہوگئے کہ جنسے تمام یورپ میں علوم کی روشنی پھیلی۔ ہزارہا کتب اور قاہرہ و اسکندریہ و قرطبہ کے کتب خانوں نے تمام دنیا میں علوم کی روشنی پھیلائی۔ ہزارہا طالب علم فرنگستان اور فرانس سے علوم حکمیہ تحصیل کرکے اپنے اپنے ملک کو گئے۔ اور اپنے قوم و ملک کی خدمتگذاری کی اور علوم و فنون اپنے یہاں پھیلائے۔ افسوس آجکل کی حالت پر کہ اب جدید علوم پڑھنا ہی کفر خیال کیا جاتا ہے۔ دولت ہمت بلند جو صلگی سب کی سب رخصت ہو چکی اب کوری گپیں رہگئی ہیں۔

چمبرس کی انسائیکلوپیڈیا میں مندرج ہے کہ اندلس میں چودہ مدرسہ اور پانچ کتب خانے تھے جنمیں چھ لاکھ کتابیں تھیں ان عربی حکیموں میں اکثر حصہ اطبا کا تھا کہ جنہوں نے علم خواص الادویہ کو نہایت اعلے مرتبہ پر پہنچایا اور ابن الرشید کا زمانہ جو کہ ابوبکر ابن طفیل کا خاص شاگرد تھا اس چوتھے زمانہ کو اختتام کا زمانہ ہے ابوبکر بن طفیل کا انتقال سنہ ۱۱۹۰ء میں ہوا۔ سلرنو کے مدرسہ میں جہاں صدہا برس بوعلی سینا کا قانون پڑھایا گیا غرض کہ سنہ ۵۰۰ء سے سنہ ۱۱۹۰ء تک ہزارہا کتب قدیم کی حکماء و اطباء کی ترجمہ ہوئیں اور ہزارہا کتب نئی تحقیقات کی متعلق لکھی گئیں رشد اسحاق بوعلی سینا علی بن عباس علی ابن عیسی ہارون الکندی کی تصانیف نہایت مشہور ہیں پہلے زمانہ میں یہ دستور رہا ہے کہ عموماً حکماء طبابت ضرور پڑھا کرتے تھے اس لیئے غالباً حکماء وقت سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اعلے درجہ کا فاضل ادیب نہ ہو۔ ہزارہا مسایل مثلاً شعاع کا مسئلہ اور علم مرایا و مناظر کی تحقیق دوربین کی ایجاد علم ہیئت کی تحقیقات کی متعلق جدید مسایل علم الادویہ و علم النباتات کے متعلق عجیب و غریب معلومات علم حیوانات کی تفتیش انسانوں کا حیوانوں سے ظہور میں آنیکا احوال جیسے ڈارون تھوری ہے اعضاء کی تشریح اسباب مرض کی متعلق مباحثات معالجہ مرض کی اصلاح دواؤں کی قدر شربت و دواسازی کی متعلق جدید مسایل یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ یورپ والے خود مقر اور زیر احسان ہیں جن میں بنی اسحاق جو مجسطی کے مترجم ہیں ابن یوسف و ابن قرہ و حکیم نصیر الدین طوسی فارابی انکی ذہانت و عالی دماغی کو تمام دنیا کے لوگوں نے تسلیم کیا ہے اور ان کی تصانیف نے جسقدر انسان کے ذہن و دماغی قوتوں کے ساتھ سلوک کیا وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔

مسلمانوں نے طبابت کیواسطے ہندوستان میں سفر کیا تھا اور زبان سنسکرت میں کامل واقفیت بہم پہنچا کر چرک اور سشرت کا عربی زبان میں ترجمہ کر دیا جس سے انکو علم الادویہ کے متعلق نہایت مفید معلومات دستیاب ہوگئی سب سے پہلے سنہ ۱۵۶ھ میں یوسی بن موسی الفزاری نے سنسکرت کا ترجمہ کیا پھر محمد بن اسماعیل خود ہندوستان میں آئے اور اسکے بعد دنیا عالم اور ہندوستان میں آئے اور علم خواص الادویہ کے متعلق جسقدر معلومات اس طبقہ میں دریافت و تجربہ ہو چکے تھے اپنے یہاں لیگئے۔ مُردوں کو چیر کر بھی تشریح انسان کی غلطیاں درست کی گئیں۔

علم نباتات میں ابو عثمان و عبدالرحمان و ضیاء ابن بیطار طاہر محمد بن یوسف وغیرہ نے ایسی تصانیف لکھی ہیں کہ جنسے تمام دنیا نے فائدہ حاصل کیا۔

اب ان ہزارہا تصانیف اور ہزارہا قدیم کتب کے ترجموں سے کوئی ایک کا نام بھی نہیں جانتا ہے مگر ہزارہا کتب کا ترجمہ اصلی اور انپر نئے حواشی و مباحثات اور ہزارہا قدیم کتب کی اصلی ترجمے اب فرانسیسی و جرمنی و انگریزی زبانوں میں ہیں ہماری خراب حالت پر غور تو کیجیے کہ اپنی پرانی تحقیقات سے بھی تو واقفیت نہیں۔ اور جس امر پر انکو ناز ہے وہ بھی تو پورا پورا انکے قبضہ میں نہیں۔

میں نہایت ہی اختصار سے یہ مضمون لکھا ہے۔ اس ظاہر ہوگا کہ طبابت یونان کو مسلمانوں نے کس مرتبہ پر پہنچایا تھا۔ اور اب انہیں مسلمانوں نے ہندوستان میں اسکی کیا گت بنائی ہے۔

(حکیم سید احمد حسین از لشکر گوالیار۔ لالہ کا بازار)

ارشادات قرآن

مسلمانو نہیں یہ تو بڑی خوبی کی بات ہے کہ عموماً اپنی بچوں کو جب وہ ذرا سا ہوش سنبھالتے ہیں تو قرآن مجید پڑھوا دیتے ہیں یعنی انکی دلونمیں کلام خدا کی نہایت عظمت اور عزت ہو اور وہ اسکے پڑھنے پڑھانے کو بہت سی برکات کا موجب خیال کرتی ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ نہایت نادانی کی بات ہے کہ قرآن کو معانی سمجھنے اور اسکے مطلب معلوم کرنے کی مطلق کوشش نہیں کرتے۔ اس زمانے میں جو مسلمانوں پر ادبار کی گھٹا چھا رہی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ صرف یہ کہ یہ لوگ ارشادات الٰہی سے بے خبر اور اوپر عمل کرنے سے قاصر ہوگئے ورنہ قرآن ہی تو تھا جسنے نامہذبوں کو اعلے درجے کا مہذب بنا دیا تھا۔ قرآن ہی تو تھا جس نے مفلسوں کو مالک خزاین بنا دیا تھا۔ قرآن ہی تو تھا جس نے مسلمانوں کو ہر طرح کی محاسن اور خوبیوں کا مجمع بنا دیا تھا۔ قرآن ہی تو تھا جس کی تعمیل احکام سے مسلمانوں کو اقبال اور جاہ و جلال کا پرچم تمام دنیا پر لہرا رہا تھا۔ قرآن ہی تو تھا جس نے مسلمانوں سے تمام مخالفتوں کو دور کرکے مجموعہ وفاق بنا دیا تھا قرآن ہی تو تھا جسکی بجا آوری ارشادات سے مسلمان بے شمار دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہوتے تھے۔ غرض وہ قرآن ہی تو تھا جس سے مسلمان خیر امت اور سرتاج امم بن گئے تھے۔ کچھ شک نہیں کہ قرآن کا نہ سمجھنا اور اسپر عمل نہ کرنا ہی ہر طرح کی بدبختی کا موجب ہے اور یہ بدبختی کبھی دور نہیں ہوگی جب تک مسلمان قرآن کو سمجھنے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش نہیں کرینگے۔ پس اگر مسلمانو تمنے فی الواقعی دل سے ہی ودلش ہے۔ اور وہ اپنی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو انکو اپنی زبان میں احکام الٰہی سے واقفیت حاصل کرنی نہایت ضرور ہے۔ اور اس غرض کیلئے کہ مسلمان آسان طریق سے اپنی زبان میں تمام احکام ربانی سے واقف ہو جائیں کتاب ارشادات قرآن جمع کر دی گئی ہے یہ کتاب اردو میں تمام احکام قرآنی کا مجموعہ ہے۔ اور ہر مسلمان کو مرد ہو یا عورت بوڑھا ہو یا جوان۔ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا پڑھنا یا سننا بہت ضرور ہے۔ قیمت ۶ رہے کہ سب لوگ خرید سکیں۔ (دفتر اخبار وکیل امرتسر پنجاب سے طلب کرنا چاہیئے)

الفاروق شبلی صاحب کے رسایل شبلی عصر المامون
سیرۃ النعمان عصر اقصلے مغرب عصر الہارون عصر
محاربہ مصر و سوڈان عصر البرامکہ عصر (پنجہ اخبار وکیل۔ امرتسر)

میر نثار علی صاحب شہرت نے ہمارے پاس ایک خط بھیجا ہے۔ جس سے خاندان چشت کے متعلق حالات منکشف ہوتے ہیں ہم اسے باذاق اصحاب کے ملاحظہ کے لیئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

خاندان چشت کی اصلیت

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مخدومی جناب میر صاحب شہرت عز مجدہم۔ آپکا رقعہ پہونچا جسمیں مجھ ناچیز کی خاندانی اسناد اور بزرگوں کی ہندوستان میں تشریف لانے کے حالات عرض کرنے میں بلیغ و اکید ایما فرمایا گیا ہے پایا جاتا ہے کہ آپ کو کسی ذریعہ سے میرا چشتیہ خاندان کا صاحب زادہ ہونا معلوم ہوا ہے۔ اور یہ اسوجہ سے شاید تحریک ہے کہ آپ اسکو اپنے اخبار دربار یا کسی اخبار میں مشتہر فرماوینگے۔ چونکہ تاکیداً ارشاد فرمایا گیا ہے مجھکو اون حالات کے عرض کرنے میں کوئی تامل نہیں۔ مگر ایسے امور کی اشاعت میں آجکل کسی قسم کا فایدہ میں نہیں دیکھتا۔ بلکہ اس قسم کی شہرت کو بعض اوہام خودستائی اور خودنمائی سمجھ بیٹھیں۔ اور کیا فایدہ۔ دنیا میں نئی روشنی کی برقی لیمپ کے سامنے اسلامی کتاب کے مخالف سبق لینے والے ان جیسی باتوں کو پورانے دقیانوسوں اور بوسیدہ خرعبلات سے کچھ زیادہ ہی سمجھتے ہیں۔ اور فی الحقیقت مجھ جیسے لوگ بنام کندۂ ناتراشے چند کا اپنے سلف صالحین سے نسبت کرنا بزرگوں کے نام کو بدنام کرنا ہے۔ الا من فوق الادب گذارش ہے۔

یہ خاکسار حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہے جو حضور غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا پیر ہیں۔ چشت خراسان کے ایک شہر کا نام ہے۔ ہرات سے چار منزل جانب شمال کو سلسلہ چشتیہ بہشتیہ کا ظہور و فروغ حضرت موصوف ہی کی ذات بابرکات سے ہوا۔ اور اسیوجہ سے اس سلسلہ کو چشتیہ کہتے ہیں۔ اصلی نام حضرت کا خواجہ مودود ہے۔ اور لقب قطب الاقطاب اور قطب الدین۔ بخارا میں بخدمت علامہ نجم الدین کے تحصیل علوم فرمائی۔ سولہ برس کی عمر میں کتاب منہاج العابدین و خلاصۃ الشریعۃ تصنیف فرمائی۔ خرقہ فقر اور خلعت خلافت اپنے والد ماجد یعنی حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمایا۔ اور خواجہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے جام اجازت حاصل فرمایا بیس برس کی عمر میں بجائے والد ماجد سریر خلافت و سلطنت دو جہانی پر متمکن ہو کر بہدایت خلق مصروف ہوئے۔ کشف القلوب و کشف قبور اور کشف ارواح میں کمال حاصل تھا۔ سلام کی سبقت خود فرماتے تھے۔ کمال درجہ خلق اور متواضع تھے۔ خلفا کی تعداد دس ہزار تک پہونچگئی تھی۔ اور مریدوں کا شمار اس سے بہت زیادہ۔ ولادت آپ کی سنہ ۴۳۰ھ میں ہوئی۔ اور وصال سنہ ۵۳۷ھ۔ حضرت کے بعد حضور کے فرزند دلبند خواجہ احمد صاحب سجادہ نشین ہوئے۔ مقبول خلایق مقبول بارگاہ ایسے تھے کہ بطلب حضور پرنور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حج ادا کرنے کو تشریف لیگئے۔ اور مدینہ طیبہ میں روضۂ اطہر پر چھ ماہ مجاور رہے۔ بعد ازاں بغداد تشریف لے گئے۔ اور پھر چشت ہی کو مراجعت فرمائی۔ حضرت خواجہ صاحب مودود چشتی علیہ الرحمۃ کی خرق عادت کمالات اور خصائص سے ہے کہ اونکی اولاد سے ہر قرن میں کوئی نہ کوئی شخص صاحب ولایت ضرور ہوتا ہے۔

اونکا سلسلہ پاک ہر دیار و امصار اور مختلف مقامات میں علے الاشتہار جاری و ساری ہے علے الخصوص ہند میں اسلیئے کہ ہندوستان چشتیوں کی خاص ولایت ہے اور فتح بھی اوسکی انکے نام پر ہوئی تھی۔ اور سند میں حضرت کی اولاد بھی اتیک صفحۂ وجود پر موجود ہے۔ اور بعہد حضرت حسب ایمائے تاریخ چشت میں ایک سو سے زاید گھر تھے۔ حضرت کی اولاد کو مودودی کہتے ہیں۔ میری شجرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اسوقت تک اونکی اولاد بیشتر امروہہ سنبھل سہسوان و بریلی (جو غریب کا وطن ہے) اور اسمیں سوائے غریب کے گھر کے اور کسی مودودی کا گھر نہیں ہے۔ خیر آباد و قادر آباد و حیدر آباد دکن و پانی پت و برانس و سرائی توابع کرنال و لبسی و سرہند و اجمیر شریف و مارہرہ و چاندپور و دائرہ از توابع جیپور میں ہے۔ ممکن ہے کسی اور شہر میں بھی مودودی بہائی ہونگے۔ جنکا مقامات مذکورہ سے نہ تعلق ہے اور نہ کبھی ہوا۔ پس ایسے حضرات ہماری شجرہ کے مطابق مودودی نہیں۔ اور نہ ہم تسلیم کریں جبتک کہ ہمارے سلسلہ سے اونکا سلسلہ نسب مطابق و پیوند نہو سکیگا۔ کیونکہ اصل سب کی ایک ہی ہے۔ صرف اختلاف انشقاق فروع و بطون میں ہے۔ خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند دلبند ہوئے۔ ایک حضرت خواجہ احمد صاحب جو گدی نشین ہوئے۔ اور ایک حضرت خواجہ ابو احمد صاحب جو سادات سرائی اور برانس کی بواسطہ خواجہ مودود ثانی رحمۃ اللہ علیہ راس اور جد اعلے ہیں۔ اور انکی چشت سے موضع سرائی میں تشریف لانے کی کیفیت کی متعلق بڑا قصہ ہے جسکو میں بخوف طوالت چھوڑ دیا ہے۔ جسکا خلاصہ اقتباس الانوار میں بھی مذکور ہے۔ ان شئت فطالعہ۔ اور سادات امروہہ سہسوان سنبھل بریلی وغیرہ از نسل خواجہ احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انکی راس اعلے سید میراں بزرگ ہیں جو حضرت امیر کبیر خواجہ خطیر کی بدین سلسلہ نبیرہ ہیں (یہ میران بزرگ خواجہ خطیر ثانی بن خواجہ محمود بن خواجہ عثمان بن خواجہ مودود ثانی بن خواجہ خطیر موصوف) ہمارے شجرہ میں امیر کبیر حضرت خواجہ خطیر کا ذکر اسطرح ہے۔

خلاصہ کہ حضرت موصوف سلاطین ہند کو اعظم و اخص و زراء سے تھے۔ انکا مولد شہد نخشب اور اصل انکی چشت سے ہی بذیطریق (خواجہ خطیر بن خواجہ اشرف بن خواجہ اسد اللہ بن خواجہ عبد اللہ بن خواجہ بن خواجہ قطب الدین محمد بن خواجہ رکن الدین حسن بن خواجہ احمد بن خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ) باتفاق زمانہ نخشب سے ہند میں پہونچے۔ سلاطین ہند نے نوازش فرما کر منصب وزارت پر سرفراز فرمایا چنانچہ خزینۂ جامی میں بھی اسطرح مذکور ہے (خلاصہ) کہ خواجہ خطیر بنیکی ذات و پسندیدگی صفات بدرجۂ کمال مشہور تھے۔ اور بمنصب وزارت سلطان معز الدین کیقباد سرفراز ہوئے۔ سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہر یک نے اپنے اپنے عہد میں منصب وزارت پر ممتاز کیا۔ تاریخ فرشتہ اور خزینہ جامی سے اسکا مفصل حال ملسکتا ہے۔ غرض اسی اثنا میں امروہہ کو وطن بنایا اور اوسکے حصار قدیم کے اندر اقامت فرمائی۔ اور اونکی اولاد امروہہ سے مختلف مقامات بریلی سہسوان خیر آباد وغیرہ میں پھیلگئی۔

سنہ ۱۲۹۷ء میں جو مودودی بہائی مختلف جا موجود تھے۔ اونمیں سے اکثر کا حال نسب سلسلہ وار ہمارے حالات میں مذکور ہے۔ خاکسار کے بزرگ اعلے ابتدائے عہد انگلشیہ سے بانس بریلی میں مناصب انگریزیہ پر ممتاز ہوئے اس جہت سے اب توطن بریلی اختیار کر لیا ہے۔ اور اصل میں سہسوان ہے۔ اہل سہسوان قاضی محلہ خاص ہمارے خاندان کے جد اعلے ابو القضاۃ قاضی خواجہ اسمٰعیل ہیں کہ جو زمانہ سلطنت سکندر بن بہلول میں بمنصب قضا قصبہ سہسوان سنہ ۸۹۷ھ ممتاز ہو کر سہسوان میں مقیم ہوئے۔ خاکسار کا سلسلہ نسب خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ تک اسطرح سے پہونچتا ہے۔ سید مسعود الدین احمد بن مولوی حافظ غلام حیدانی ڈپٹی کلکٹر بن مولوی حکیم سید اشفاق حسین اکسٹرا اسسٹنٹ پنشنر بن قاضی سید بشیر الدین منصف مرحوم مغفور بن سید محمد ارزانی بن سید محمد ارزانی بن قطب الدین شیر بن سعید سراج الدین بن قدوۃ العارفین حضرت سید عطا محمد (اور اذکا ذکر کتاب اسرار یہ میں بھی درج ہے) بن سید محمد ہاشم بن قاضی عبد الشکور بن ابو القضاۃ قاضی خواجہ اسمٰعیل بن خواجہ عطاء اللہ بن سید میراں بزرگ بن سید امیر کبیر خواجہ خطیر (جنکا ابھی حال و قال مسطور ہوا) الی آخر السلسلہ۔

جناب میر صاحب میں نے آپکے حکم کی تعمیل بجا دی۔ یعنے مختصر سا حال اپنی نسب کا عرض کر دیا ہے تفصیل کی نہ تو گنجایش ہے نہ ضرورت۔ اس تحریر سطور سے ہرگز میری غرض خودستائی اور خود غرضی نہیں۔ ۱۵ امانبود وصف اضافی ہنر ذات ۔ ایں فتوی ہمت شود ارباب ہم راہ والسلام

(خاکسار صاحب زادہ سید مسعود الدین احمد بریلوی۔ یکم فروری سنہ ۱۹۰۰ء)

Chamberlain's Pain Balm

چیمبرلین پین بام چیمبرلین صاحب کی دوائی دافعہ درد۔ امریکہ میں بنائی ہوئی تمام دنیا میں ہر قسم کے درد کو نافع ہے۔ خصوصاً ہر قسم کے گٹھیہ کبڑاپن۔ موچ لنگڑاپن۔ اور درد کے لیئے مفید ہے۔ زخم چوٹیں جلے ہوئے مقامات بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ درد سر۔ درد دنداں۔ درد گوش کے لیئے نافع ہے۔ درد پہلو۔ درد پشت کا بھی اچھا علاج ہے۔ قیمت بڑی بوتل۔ دو روپیہ۔ چھوٹی بوتل ایک روپیہ

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

ہندوستانی خبریں

بمبئی۔ سورت و وسط ہند۔ راجپوتانہ اور کئی دیگر علاقوں کے امدادی کاموں کے مزدوروں میں ہیضہ بشدت پھوٹ پڑا ہے۔

سرحد۔ ڈیرہ جات کی جنوبی حصہ کی خبروں سے بقول پائنیر واضح ہو رہا ہے کہ وزیری ابھی تک وادی ٹوچی کیطرف چھوٹے چھوٹے ڈاکے مارنے سے باز نہیں آئے۔ انکی ذمہ اس قسم کے جرایم کی بابت ہمارا حساب دن بدن چڑھتا جا رہا ہے۔ اور گورنمنٹ ہند کو چند آیندہ مہینوں کے اندر ہی یہ فیصلہ کرنا پڑیگا کہ آیا زبردست تعزیری تدارک ضروری ہے یا نہیں ہماری طرف سے اونکی اندرونی معاملات میں اگرچہ کوئی مداخلت نہیں کیجا رہی۔ قبیلہ مذکور موجودہ صورت کو تسلیم کرنیکی طرف بالکل مایل نہیں دکھائی دیتا۔

کانپور میں تین سو نئے آدمی بطور تعزیری پولیس ایزاد کیے گئے ہیں۔ شہر کے والینٹروں کے افسروں نے فیصلہ کیا ہے کہ انگریزی آبادی کی حفاظت کا موجودہ نقشہ ٹھیک نہیں۔ نئی پلیں سوچی گئی ہیں۔

سید وجاہت حسین منصف اناؤ کو کمیشن کی رپورٹ پر ممالک مغربی شمالی کی گورنمنٹ نے بجرم رشوت و بدعملی موقوف کر دیا ہے۔

مسٹر وارابرٹن سرکاری ملازمت سے ۵ مئی کو علیحدہ ہونگے۔ ان کی جگہ مسٹر سڈنی ہیتھ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس مقرر ہوئے ہیں۔

گورنمنٹ آصفیہ بقول بعض دس لاکھ اور بقول دیگرے دو کروڑ روپیہ قرض لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ مدار المہام نے گورنمنٹ ہند سے قرض لینے کی سفارش کی ہے۔ اور ملکی اخبارات ریاست کے امراء اور ساہوکاروں کو زر مطلوبہ پیش کرنے کی صلاح دے رہے ہیں۔

طاعون سے پچھلے ہفتہ کل ہندوستان میں ہفتہ ماقبل سے دو تہائی یعنے اٹھارہ سو جانیں ضایع ہوئیں۔ ضلع جالندھر میں ۱۹۔ اور ہوشیارپور میں چار گاؤں مبتلا ہیں۔ انگریزی اخبارات میں اب کئی انگریزوں کی بیچٹھیاں اس مضمون کی چھپ رہی ہیں کہ طاعونی انتظام سے دیسیوں کا برافروختہ ہو جانا ہرگز تعجب خیز نہیں۔ بلکہ اونکا عموماً خاموشی کے ساتھ کل سختیوں کو برداشت کرتے رہنا۔ کیونکہ پولیس اور طبی عملہ کے ملازموں کا جبر و تشدد اور استحصال بالجبر کا اقدام یا احکام کی تعمیل میں بیجا و فضول تشدد ایوب ایسے متحمل و صبور سے شاید برداشت نہ ہو سکے۔

جنوبی افریقہ کو ہندوستان سے جو فوج گئی تھی وہ غالباً کئی مہینے اور وہاں رہیگی۔ اوسکی عنقریب واپس کی افواہیں غلط ہیں۔

سلسلہ کوہ ثمانا سے اس موسم گرما میں باقاعدہ فوج واپس نہیں بلائی جائیگی۔ نہ اوسکی تعداد کم کیجائیگی۔

پنجاب کے نہری علاقوں میں بھی فصل عموماً اوسط پیداوار سے کم ہے۔ بارانی علاقے تو بالکل بنجر پڑے ہیں۔ مویشی کی حالت امرتسر پشاور و سیالکوٹ کے سوا ہر جگہ نازک ہے۔ پچھلے ہفتہ ڈیرہ جات۔ فیروزپور اور مانٹگمری کی طرف بہت بارش ہوئی۔

پنجاب گورنمنٹ کا منشا ہے کہ جاگیر کو جاگیرداروں کی اولاد میں ناقابل تقسیم اور ناقابل قرقی قرار دیا جائے۔ جاگیر کا مقدار انگلستان کے رواج کیطرح صرف بڑا بیٹا ہوا کرے۔ چناب نہر کی نوآبادی کی عطیات ارضی کی نسبت بھی غالباً ایسا قاعدہ وضع کیا جائے گا۔

ریکھور تہلہ میں جس سرکاری نجیر نے اگست ۹۸ء میں بچہ جنا تھا۔ اوسنے اب ایک بچہ اور دیا ہے پہلا سانڈ یا بوکا تھا۔ اور یہ سانڈ گدھے کا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی تعمیرات بغرض حفظان صحت کی نگرانی و تجویز کیلئے ایک علیحدہ انجینیر مقرر کرنے والی ہے۔ جو مرتبہ میں سپرنٹنڈنگ انجینیر کے برابر ہوگا۔ اوسکی تنخواہ اور عملہ کا خرچ بورڈوں سے جزواً یا کلاً وصول کیا جائیگا۔

پرتگالی علاقہ دمن میں پوپ تقریباً ایک صدی کے بعد بہر بشپ کے عہدہ پر ایک دیسی عیسائی کو مقرر کرینوالا ہے۔ اس عہدہ پر پہلے بھی تین چار ہندوستانی عیسائی مامور رہ چکے ہیں۔ جنہوں نے اپنے فرائض کو بعمدگی تمام انجام دیا تھا۔

کلکتہ میونسپلٹی میں سر پلے فیر نے ظاہر کیا کہ وہ ٹون ہال کے لیے کرنیل لمسڈن کی تصویر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کمیٹی نے اسوجہ سے انکار کیا کہ کرنیل موصوف نے ابھی تک کوئی ایسا کارنمایاں نہیں دکھایا کہ اونکی ایسی عزت کیجائے۔ کرنیل ممدوح کے نائب میجر شاورز کی وفات پر عام افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔

ویسی فوج کی جن پلٹنوں کو میگزین رائفل دیگئی ہے یاد کیجائیگی۔ اونکو چند صاف نالی کی سائیڈر رائفلیں بھی دیجائینگی۔ تاکہ سنتری رات کو آخر الذکر رائفلوں سے مسلح ہو کر پہرہ دیں۔ یہ رائفل میگزین کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ سرحدیوں کو جب معلوم ہوگا کہ سنتریوں کے پاس صرف تقریباً ناکارہ سائیڈر رائفل ہے تو وہ اوسکے چرانے کے لیئے سنتریوں پر حملہ نہ کیا کرینگے۔ میگزین رائفل رکھنے کی صورت میں سرحدی سنتریوں کے لیئے وبال جان ہو جاتے۔

بویر اسیران جنگ کی کچھ حصہ کو جزیرہ سیلون میں رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

نواب اشرف آغا سلطان محمد شاہ مقتدائے اسمعیلیاں دورس کی سیاحت یورپ و زنجبار و شرقی کے بعد براہ مسقط بمبئی اپنے قیامگاہ میں رونق افروز ہو گئے ہیں۔ سٹیشن سے فرودگاہ تک تمام بازار آراستہ کیے گئے تھے۔ اور اون کے مرید نے اپنے مقتدا کی بخیریت مراجعت پر خوشی سے وجد کی حالت طاری ہو رہی تھی۔ نواب ممدوح نے شہزادہ ویلز کے لیئے ایک شیر ببر بالیتی پانچہزار روپیہ تحفتاً ولایت بھیجا ہے۔ راستہ کی خوراک کے لیئے ۲۰ ہرن اور بیس بھیڑیں بھی جہاز پر بھیجدیگئیں۔

کرنیل جیکب چیف انجینیر جنرل برانچ صیغہ تعمیرات عامہ کے عنقریب پنشنیاب ہونے پر مسٹر کیمپٹن چیف انجینیر ہونگے۔

شولاپور کے قریب تلاتی سٹیشن میں ۹ مئی کی دوپہر کو کانٹے والی کی غلطی سے ایک مال ٹرین کا ایک مال گاڑی سے تصادم ہوا۔ دو مسافر زخمی ہوئے اور کئی گاڑیاں ٹوٹ گئیں۔ اگر دکیوام بریک نہ ہوتی تو بہت زیادہ نقصان ہوتا۔

پونا میں چاندماری کے وقت ایک گورہ سپاہی گولی لگنے سے سخت زخمی ہوا۔

محرم تمام ہندوستان میں بخیریت گذرا۔

صرافہ کی بہیوں کی شہادت کے قانون میں ترمیم ہونے والی ہے۔

نوشہرہ درگئی ریلوے بیس میل تک تیار ہو چکی ہے۔ اگست تک کل لاین مکمل ہو کر ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہو جائیگی۔ پشاور سے جمرود تک بھی ریلوے لاین بسرعت بن رہی ہے۔ اسکا طول صرف ۱۰ میل ہے۔

پنکھے کھینچنے والی کل کی آزمایش کے لیئے جو گورہ فوج کی بارکوں میں کیجائیگی گورنمنٹ نے چالیس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

روپیہ کی قلت سے کاروبار میں بہت ہرج واقع ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ نے پچھلے دنوں ایک کروڑ روپیہ ضرب کٹنے جمانے کا حکم دیا تھا۔ عام خیال ہے کہ اس ایک کروڑ سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ مگر گورنمنٹ میں روپیہ کی تیاری سے پہلے اس معاملہ میں کوئی مزید کارروائی نہیں کرنا چاہتی۔

مسقط اور مطرہ کے ہندو بہاجنوں اور خوجہ سوداگروں نے ڈاکٹر جیاکار کو جو ۲۸ برس سے وہاں ڈاکٹری کام کر رہا تھا پنشنیاب ہونے پر الوداعی ایڈرس اور جلسے ہوئے۔

ہندوستان سے پچھلے مہینہ دو ہزار سے زاید قلی چاء کی باغات میں کام کرنے کے لیئے سیلون گئے۔

گورنمنٹ آصفیہ کو سنگرینی کی کویلہ کی کان کو اجارہ دار کمپنی سے ایک لاکھ روپیہ کے قریب حصہ شاہی کی بابت وصول ہوا۔

ایران میں روسی مستعدی اور ریلوے لائنوں کی تعمیر کی تیاریوں کو انگلستان میں بڑی اشتباہ کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ محب وطن اور عقلمند ایرانی بھی روسی مداخلت سے سخت مضطرب ہو رہے ہیں۔

اعلیحضرت نظام لنگر کے معاینہ کے لیئے شکار سے پایتخت کو واپس آگئے تھے۔ لنگر کا جلوس ۶ مئی کو نکلا۔ نواب

ایک ضروری ضرورت
دارالعلوم انجمن نصرۃ العلما کو ایک ایسے
مدرس کی ضرورت ہے جو
مدرس نظامیہ کے علاوہ فنون
عربیہ میں مہارت رکھتا ہو اور
روس تخص کو ترجیح دیجائیگی
جو درسی کتابیں پڑھا چکا ہو لہذا جو حضرات
ایسا شخص بتا سکیں ہوں وہ درخواست تا
ہفتہ آئندہ دفتر انجمن نصرۃ العلما
میں بھیجدیں۔ تنخواہ قابلیت کے
لحاظ سے دیجائیگی
الملتمس
محمد علی ناظم انجمن نصرۃ العلما

اسلامی خبریں

فہرست چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کیلئے جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۳ اپریل سنہ ۰۶ صہ ۸

منشی محمد عظیم اللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ رہر ضلع مراد آباد ۱۳ر

مولوی محمد موسے صاحب حکیم ادویات یونانی مجیٹھہ ۱۴ر

میزان کل

خوشی کا مقام ہے کہ ایران میں علوم وفنون جدیدہ کی اشاعت اور کارخانوں کے قیام کا شوق دن بدن روبہ ترقی ہے۔ جابجا علمی وصنعتی مدارس مطابع۔ کتب خانہ اور کارخانے قایم ہورہے ہیں اور اندرونی انتظام کی اصلاح کیطرف بھی توجہ ہوچلی ہے۔ ایک معتبر کا بیان ہے کہ شاہ ایران سیر وتفریح کیلئے نہیں بلکہ ترقیات یورپ کو بچشم خود معائنہ کرکے اونہیں اپنے ملک میں رائج کرنے کے لیئے یورپ کو گئے ہیں۔ اکثر باشندوں نے اجنبی پارچات کو ترک کرکے ملکی ساخت کے پارچات استعمال کرنے کا عہد واثق کیا ہے اونکے خیالات میں کچھ عرصہ سے جو تغیر عظیم ترقی وبہتری کیطرف واقع ہوا ہے اوسکا اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ صرف قصبہ گیلان میں ایک ہفتہ کے اندر معز بہمعصر جبل المتین کی ایکسو شخص خریدار ہوئے۔ زیادہ تر خوشی اس امر کی ہے کہ ایران کے علما ومجتہدین بخلاف سابق اب ترقی وتہذیب کی تائید میں ہر طرح سے سعی وکوشش کررہے ہیں اور اب یہ کوشش جاری ہے کہ ارباب دول پل ومسجد وچاہ ومہمان سرا پر مدارس کو ترجیح دیں یا کم ازکم انکی تعمیر وتیاری کو بھی اپنی خیرات کے مصرفوں میں شامل کرلیں۔ اور معمولی وغیر معمولی صدقات وزکوۃ کا کم ازکم ایک حصہ ضرور اشاعت علوم کیلئے مختص کردیں۔

قسطنطنیہ میں اسوقت سولہ علمی اور دو صنعتی مدرسے لڑکیوں کیلئے جاری ہیں۔ تعلیم کا شوق اسقدر بڑھ گیا ہے کہ یہ مدارس بھی مکتفی نہیں ثابت ہوئے۔ اس سال کئی لڑکیوں کی درخواستیں نامنظور کرنی پڑیں

مولوی عبید اللہ العبیدی مرحوم پروفیسر عربی کالج ڈاکہ کے فرزند نامدار آقا عبد اللہ سہروردی ایم اے۔ گورنمنٹ بنگال نے ایکسو روپیہ ماہوار وظیفہ دیکر مسٹر ماٹا کی مجوزہ یونیورسٹی پوسٹ گرایجویٹ میں فلسفہ وتاریخ واسنہ عربیہ کی متعلق تحقیقات وتفتیش کرتے رہنے کے لئے منتخب کیا۔ دو اور نوجوان اس گورنمنٹ نے علم طبعیات وہندسہ طبعی کے لیے منتخب کئے ہیں۔

ایشیا کوچک میں ریلوے اجارہ۔ ٹائمز مخبر ہے۔ ایشیا کوچک کے متعلق روس کی مطالبات کی ان لیئے جانے سے عام خیال ہورہا ہے کہ اب فرانس ویسے ہی مطالبات صوبہ شام میں تعمیر ریلوے کے اجارہ کی حصول کے متعلق باب عالی سے کریگا۔ روسی دارالخلافہ کی خبر ہے کہ اس معاملہ میں روس نے فرانس کی تائید کرنے کا وعدہ کیا گو یہ خبریں صحیح ہوں یا غلط یا مبالغہ آمیز تاہم قبل از وقت اسمیں کوئی شک نہیں کہ بغداد ریلوے کا جرمنوں کو اجارہ ملجانا دوسروں کو سخت ناگوار گذر رہا ہے اور خواہ بادلی مانے یا نہ مانے۔ دوسری طاقتیں اوسی وقت تو ضرور کرتی رہینگی۔ اور بیشک وہ قوم یا حکومت جو ایسے معاملات میں بھی غیروں کی محتاجی سے نکلنا نہ چاہے اور ہمیشہ دوسروں کی غلام اور خود نما روجاہل مہنی پر مصر ہے۔ اسکی پاداش ہی یہی ہے۔

کانگو فری سٹیٹ میں پھر فوجی بغاوت ہوگئی ہے اور ایک دیسی پلٹن نے بلجین افسروں کو قتل کردیا ہے

حبش ومہدی۔ حبش کے جنوبی علاقہ اوگادین میں ایک ملانے مہدی ہونے کا دعوی کرکے معقول جمعیت فراہم کرلی تھی۔ بتاریخ ۱۹ مارچ حبش کے صوبہ ہرار کی عیسائی گورنر نے بمقام جگ جگا مہدی پر حملہ کیا اور فتح پائی۔ دو ہزار مسلمان قتل ہوئے۔ مینی لیک نے اپنے گورنر کو ۸ ہزار سواروں کی کمک بھیجی ہے۔

برلن میں ٹرکی مصنوعات کی نمایش کے لیئے جو مکان تعمیر ہورہا تھا وہ مکمل ہوگیا ہے۔ اوسکا افتتاح جنرل رفیق پاشا ترکی سفیر نے کیا۔ جرمن منیجر نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ اس مکان کی تعمیر سے جرمن اور ٹرکی کی مستحکم اتحاد اور مضبوط رفاقت کے استحکام مزید میں بہت مدد ملیگی۔

ٹرکی اور اجنبی ڈاکخانے۔ سلطان المعظم نے وزراء کو ہدایت کی ہے کہ سلطنت عثمانیہ میں جو اجنبی دول کی ڈاکخانے موجود ہیں اونکی بندکرائی جانے کی وسایل دریافت کریں۔ اور اگر یہ امر ناممکن معلوم ہو تو وہ کم ازکم یہ انتظام کریں کہ کوئی ترکی رعیت اون سے تعلق نرکھے۔ خلاف ورزی کرنیوالی کو سخت سزا دیجائے صیغہ ڈاکخانہ کی اصلاح کا کام ایک کمیشن کے سپرد کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ جلالت مآب نے حکم دیا ہے کہ پہ سخت ناانصافی ہے کہ جو لوگ حکومت کی خدمت میں بوڑھے ہوگئے اور سالہا سال انکی محنت وخدمتگذاری کی بعد پنشن سے مستفید ہوئے ہوں یا جنکے شوہر یا باپ ملک پر نثار ہوئے ہوں اون کو بروقت پنشن نملے۔ تاہم ایسی بے اعتدالی اور احسان فراموشی کو کبھی گوارا نہیں کرسکتے۔ امید ہے کہ یہ تاکید مکرر ضرور موثر ثابت ہوگی۔ انہی دنوں ایک اور ارادہ سلطانی صادر ہوا ہے کہ سرکاری عہدوں پر ایسے شخص مقرر کیئے جائیں جنکی قابلیت ودیانت مسلمہ ہو۔

رومانیا کے یہودی اسمدا وراوسکے شہر کے قریب آباد کیئے جارہے ہیں۔ انہوں نے عثمانیہ تابعیت قبول کرلی ہے اور اقرار کیا ہے کہ حکومت سے کبھی زمین یا نقد امداد کی استدعا نہیں کرینگے۔

محمد رؤف پاشا مرحوم سلطان محمود کے زمانہ میں چھ مرتبہ وزیر اعظم ہوئے تھے۔ اونکی بیوہ ایکسو بیس برس سے زیادہ عمر کی ہوکر شروع اپریل میں فوت ہوئیں۔

بلگیریا میں جو مظالم مسلمانوں پر ہورہے ہیں۔ اونکی خوفناک اور دل دہلا دینے والی خبریں مصری اخبارات میں مسلسل شایع ہورہی ہیں۔ یورپین مہذب کا ہیکو معترض ہونگے۔ مگر کیا سلطنت عثمانیہ پر بھی اپنی رعایا کی حفاظت واجب نہیں۔

صوبہ لیڈ ریا نوپل کے کاشتکاروں کو خریدتخم میں مدد دینے کے لیئے چندہ کی فہرست کھولی گئی ہے اور ہر ملازم کو تنخواہ کا بیسواں حصہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

روسی علاقہ قاف کے صوبہ ریوان کے چار ہزار مسلمان خاندانوں نے بابجالی سے ترکی کو ہجرت کرانے کی اجازت مانگی ہے۔

فریضہ حکومت نے اخبار المؤید مصری کے لیئے بھی الجیریا میں داخل نہ ہونیکا حکم صادر کردیا ہے۔

قسطنطنیہ میں عید منگل کے دن ہوئی۔

رعایا کی مذہبی آزادی میں مخل ومانع ہونے کے لیئے اگرچہ ہندوستان کی کئی ریاستیں عرصہ تک بدنام رہیں۔ مگر کچھ عرصہ سے اس قسم کی جابرانہ کارروائی کی کوئی خبر کسی طرف سے نہ موصول ہوئیں یقین ہوگیا تھا کہ الحمد للہ انگریزی حکومت کے فیضان اثر نے اس وحشیانہ دستور کی بیخکنی کردی ہے۔ اور ملکہ معظمہ کے نائب السلطنت کے زیر فرمان ممالک میں اب کوئی خطہ ایسا نہیں رہ گیا۔ جہاں کسی انسان کو محض اسلیئے کہ وہ اپنے احکام مذہبی کی تعمیل کرتا ہے بالادست فریق کیطرف سے ایذاء پہونچائی جاتی ہو۔ افسوس اس یقین کو ایک معتبر نامہ نگار کی تحریر نے باطل کرکے ہمارے ہر پوس میں ہی ایک ایسے خطہ کی موجودگی کی خبر دی ہے۔ اور مزید افسوس اس امر کا ہے کہ یہ قابل عتاب وسرزنش کارروائی ایک ایسے رئیس کیطرف سے عملمیں آئی ہے جس سے اوسکا ارتکاب کی کبھی امید نہیں ہوسکتی تھی۔ وہ گو نوعمر ہے لیکن چند تازہ ترین مناسب زمانہ فیاضیوں سے شائستہ خیال اور نیکدلی کا معقول ثبوت دیچکا تھا۔ اور ملک کو اوس سے اعلی اوصاف حکمران کے اظہار کی بڑی بڑی امیدیں ہوگئی تھیں۔ جنکو اوسکی مندرجہ ذیل کارروائی نے بہت کچھ موہوم بنادیا ہے۔ یہ رئیس **والئی فرید کوٹ** ہیں جنکو تا حال پوری اختیارات گورنمنٹ عالیہ نے عطا نہیں فرمائے۔ آزمایشی جزوی اختیارات عطا کئے ہیں۔ انہی صاحب نے چند دن ہوئے قصبہ کوٹ کپورہ میں جہاں ریلوے جنکشن بھی ہے۔ بلند اذان کہنے کے جرم میں تمام مسلمانوں پر فی گھر ایک روپیہ جرمانہ کیا۔ مسلمان نمبرداروں پر فی نمبردار ۵ صہ ہندو باشندوں پر فی گھر ۸ر ہندو نمبردار فی بجہ چودھریان بازار پر فی بجہ ان کا قصور یہ تھا کہ مسلمانوں کو کیوں اذان سے بند نہ کیا۔ اور اگر وہ بازنہ آئے تھے تو کیوں سرکار میں اطلاع نہ دی تمام مسجدوں کے امام جو شمار میں اا تھے قید۔ یقین واثق ہے کہ گورنمنٹ **پنجاب** اور صاحب کمشنر بہادر جالندھر جو اس ریاست کے پولیٹیکل افسر ہیں ضرور

اس معاملہ میں مداخلت کرکے نہ صرف مظلوموں کی دادرسی ہی کرینگے۔ بلکہ آیندہ کے لیے بھی ایسا انتظام فرمائینگے کہ پھر کسی کو ایسی نادر شاہی دکھانیکا حوصلہ نہ رہے۔

حبش کے جنوبی علاقہ کے جدید مہدی محمد بن عبداللہ کی بغاوت کو حبشی سپاہ نے بالکل فرو کر دیا ہے۔

محاربہ کریمیا میں بندر بلکلاوا کے قریب ایک انگریزی جنگی جہاز جسپر کئی لاکھ پونڈ ہی تھے غرق ہوگیا تھا اس جہاز کو تیرانے یا اقل درجہ اوس سے خزانہ نکالنے کا کام ایک الحالین کمپنی کے سپرد کیا گیا ہے۔ برآمد شدہ مال کے نو حصے کمپنی لیگی۔

روس میں سنہ ۱۸۹۰ء میں ۸۳۱۰ میل ریل جاری تھی۔ اور جنوری سنہ ۱۸۹۹ء میں ۲۸۳۶۵ میل۔ ازانجملہ ۸۰۰۰ میل ایشیائی روس میں تھی۔ تیسرا حصہ پرائیویٹ کمپنیوں کی ملکیت ہے۔ اور باقی لائنیں سرکاری ہیں سرکاری لائینوں پر مسافر ٹرینوں کے لیے ۱۳۴۸۔ انجن اور ۹۹۵۰ گاڑیاں اور مال ٹرینوں کے لیے ۱۰۴۱ انجن اور ۶۹۴۰۰ اچھکڑے وگاڑیاں ہیں۔ سنہ ۱۸۹۸ء میں کل ٹرینیں ۱۳۶۲۰۵ چلیں جن پر ۵۱۴۹۲۰۰۰ مسافروں نے سفر کیا۔ ہر مسافر کا اوسط سفر ۴۱ میل کا تھا۔ اس سال کل آمدنی سرکاری لائینوں پر ۳۲ کروڑ ستر لاکھ روبل اور خالص بچت ۱۳ کروڑ بیس لاکھ روبل ہوئی۔ روبل = ۲ شلنگ

شاہ بلجیم نے اپنی تمام اراضی جائداد اور محل قوم کو ہبہ کر دیئے ہیں۔

سفرا دول نے بتاریخ ۱۸ اپریل بالاتفاق باب عالی کو مطلع کیا۔ کہ اگر اوسنے طاقتوں کی ہلا رضامندی محض اپنی مرضی سے محصول پرٹ کو بڑھانے کی کوشش کی تو اسکے اہم نتایج کی ذمہ واری اوسپر عاید ہوگی مگر بقول اسٹر بابعالی نے اس اطلاع کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اوسکا خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ایکدفعہ محصول بڑھا دیا گیا تو پھر دول خود بخود اوسی قبول کرینگے۔ انگریزی اخبارات کی رائے میں بابعالی کا اصرار اسی پر مسئلہ نازک ہو جائے تو تعجب نہیں۔

مسیحی یورپ کے اخبارات بھی عجب مجموعۂ اضدادات ہیں۔ وہی کام جنکی وہ اپنے ہم مذہبوں کو تاکید کرتے ہیں اگر مسلمان کرنے کی کوشش کریں تو ان پر یہ رستی پسند سخت مفسد اور شریر ہونیکا بلا درنگ فتوی صادر کر دیتے ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ فتح ام درمان پر جب چند عیسائی مشنوں نے اپنی مشنری سوڈان روانہ کی تو بعض اسلامی اخبارات نے مسلمانوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے سوڈانی بھائیوں کو مذہب اسلام پر قایم رکھنے اور خاصکر فشودا کی نواح کے لامذہب باشندوں کو فیوض اسلام سے مستفیض کرنے کے لیے اسلامی واعظین کے بھیجنے میں درنگ نکریں۔ اس تحریک کا بھی وہی انجام ہوا جو مسلمانوں کی تمام تجویزوں کا ہوا کرتا ہے چند دن اخباروں میں چرچا رہا۔ اور پھر سناٹا چھا گیا۔ عملاً ظہور میں آنا تو درکنار کوئی معقول تجویز بھی اقرار نما نکلی اسکے برعکس۔ مسیحی مشنری سوڈان میں داخل ہوگئے۔ اور خرطوم وغیرہ میں اونکے شفاخانے اور مدرسے بھی کھلے سابق گورنر سوڈان لارڈ کچنر نے پولیٹیکل مصلحت کے لحاظ سے اتنا کیا۔ کہ اونکو خاص سوڈان میں کسی مسلمان کو عیسائی بنانے کی ممانعت کر دی۔ مگر بحر الغزال اور فشودہ کیطرف مسیحی مذہب کی اشاعت کی عام اجازت دی جسکے اظہار کا اوسنے اپنے اخبار اللواء جاری کرنے پر عمدہ موقعہ اور ذریعہ بلگیا۔ مگر نتیجہ اسدفعہ بھی وہی صفر رہا۔ نہ کسی مسلمان عالم کو اودھر جانے کی ہمت پڑی۔ اور نہ کسیکو مسلمان واعظین کے زاد راہ اور گذارہ کے لیئے ایک حبہ جیب سے نکالنیکی توفیق ہوئی۔ اس ناکامی پر لندن ٹائمز بے انتہا خوشی ظاہر کرتا ہے۔ اسکے الفاظ حسب ذیل ہیں "مصر کے ملکی اخبارات کا مخالف انگلستان حصہ سوڈان میں عیسائی مشنریوں کے دخیل ہونیکے برخلاف بدستور عام تحریک پھیلا رہا ہے۔ اللواء نے مسیحی مشنوں کے مقابلہ کے لیئے چندہ کھولا۔ مگر کسی مسلمان نے روپیہ نہیں دیا۔ اپنے مذہب کی تائید کے لیئے چندہ کھولنے یا اوسکی اشاعت کے لیئے مسلمانوں کو واعظ بھیجنے کی صلاح دینے اور انگلستان کی مخالف ہونے میں۔ کسی سمجھدار کے نزدیک تو کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی۔ ٹائمز کسی خود ساختہ منطقی اصول سے اس نتیجہ تک پہونچگیا ہو۔ تو دوسری بات ہے۔ عجیب تماشا ہے کہ مصری اخبارات اگر مذہب کی حمایت کریں تو باغی و سرکش قرار دیئے جائیں۔ اور اگر مسیحی اخبار اپنے مذہب کی تائید کریں تو دیندار اور محب وطن اور خدا ترس و مہذب کہلانے کے مستحق ہوں۔ یہ ایماندار اخبار اوسی پرچہ میں جسمیں مصری اخبارات پر عتاب ظاہر کیا گیا ہے۔ سوڈانی گورنر کو نصیحت کرتا ہے کہ مسیحی مشنریوں کو سوڈان میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے سے قطعی ممانعت کر دینا ہرگز درست نہیں۔ اس ممانعت کو فوراً منسوخ کرنا چاہیئے یہ نصیحت بڑی متکلمانہ انداز سے دیگئی ہے۔ اور مشنوں کی پرزور حمایت میں باریک ٹائپ کا ایک کالم سیاہ کیا گیا ہے۔ یہ انداز ناصحی اور مشفق اخبار کا ہے۔ جسکو گورنمنٹ کی نیم سرکاری آرگن کہلانے کی وجہ سے بالکل لامذہب ہونا واجبات سے ہے۔ اوسکی شوخ چشمی اور کج بحثی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ تہذیب مذہبی تعصب کو رازپر غالب آنے میں کہاں تک کامیاب سمجھی جا سکتی ہے۔ چندہ کھولنے کی خبر بھی بالکل غلط ہیں۔ اللواء نے صرف تحریک کی ہے۔ فہرست کوئی نہیں کھولی

تار کی خبریں

لندن ۲ مئی۔ جنرل ہملٹن کا بریگیڈ تھابان چو سے بڑھ کر یکم اور ۲ مئی کو لوٹتا ہوا بجانب شمال ہونٹری پہونچگیا ہے۔ دشمن حملہ ہونے پر پسپا ہوگیا۔ جو پہاڑیوں پر ہیں اب وہ کیمپ کے بیرونی حصہ پر گولہ باری کر رہے ہیں جس سے اوسی محفوظ جگہ ہٹانا ضروری ہوگیا۔ لیڈی سمتھ میں جو بحری دستہ محصور تھا وہ لندن پہونچگیا ہے آج ملکہ معظمہ نے تلعہ ونڈسر میں اوسکا معاینہ کرکے اوسکی شاندار خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ کپتان لامٹن نے جواب دیا۔ بحری فوج ملکہ معظمہ کے لیئے جو خدمات ادا کرنے کو تیار ہے اُنکے مقابلہ میں یہ خدمت کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ جنرل ہملٹن کا دستہ کاری پہونچگیا ہے۔ بوئروں نے اس معرکہ میں جدید طریق مقاتلہ سے کام لیا۔ وہ باقاعدہ صف بندی کرکے لڑے۔

لندن ۳ مئی۔ لارڈ ڈاربرٹس کیطرف سے جبتک مزید حالات معلوم نہ ہوں۔ میدان جنگ کے موجودہ نقشہ کی نسبت کچھ رائے قایم نہیں کیجا سکتی۔ جو خبریں اب تک آئی ہیں اُن سے واضح ہوتا ہے کہ ۳۰ اپریل کو برانڈفورڈ کیطرف عام پیشقدمی کیگئی۔ بوئر اس فوج کی آمد پر پیچھے ہٹ گئے۔ اور کل انگریزی دستوں کو آپسمیں ملجانے کو حکم دیا گیا۔ وریولا جنرل ہملٹن کا ایک زبردست بوئر فوج سے مقابلہ ہوگیا۔ جو باقی فوج کو پسپائی میں انگریزی حملہ سے محفوظ رکھنے کا کام دی رہی تھی۔ (بعد میں خبر آئی کہ جنرل ہملٹن کو شاندار فتح حاصل ہوئی اور سنے بتاریخ یکم مئی غنیم کو بمقام ہونٹری مضبوط مورچوں سے پیچھے ہٹا دیا۔ ۲۶ کو گرفتار کر لیا اور باقی کو شرق و شمال کیطرف منتشر کر دیا۔ جنرل ہملٹن اسوقت مقام چیکب ووسٹ میں ہے۔ جنرل براڈوڈ عین موقعہ پر کمک لیکر جنرل ہملٹن کو جا ملے۔ سہ پہر کو ایک اور جرنیل بھی ہملٹن کو آملا۔ دشمن کا بیان ہے کہ اوسکے بارہ قتل اور چالیس زخمی ہوئے۔ ازانجملہ ۲۱ یورپین تھے۔ ۳۰ اپریل کو ہمارے پانچ افسر زخمی ہوئے

لندن ۳ مئی فتح عظیم۔ انگریزی فوج برانڈفورڈ پر قابض ہوگئی ہے۔ حملہ ایسا اچانک ہوا کہ بوئر سنبھل نسکے۔ ضلع بلوم فونٹین میں تمام بوئر کاشتکاروں کے گھوڑے ضبط کر لیئے گئے ہیں۔ یہ تدبیر انتزاع اسلحہ سے زیادہ آسان اور زیادہ مؤثر ہے۔ پریسیڈنٹ سٹین کا ایک خط بنام جنرل بوتھا پکڑا گیا ہے پریسیڈنٹ سپہ سالار کے پاس شکایت کرتا ہے کہ بوئر افواج کرونسٹاڈ کی حفاظت کرنے کی بجائے اضلاع متصلہ سے غلہ لوٹنے میں مصروف ہیں۔ جس سے باشندے سخت برافروختہ ہو رہے ہیں۔ اسکے بعد وہ تاکیدی مشورہ دیتا ہے کہ درہ وان رینان کے راستہ سے بوئر فوج کا کچھ حصہ فری سٹیٹ میں منگوا لیا جائے اور پھر طاقت مجتمع کرکے فری سٹیٹ کو انگریزوں کے قبضہ سے چھڑانے کے لیئے جان توڑ کر کوشش کیجائے۔ فری سٹیٹی سپاہ کے حوصلے پست ہو جائینگے۔ اور وہ لڑائی سے دست بردار ہو جائینگے۔ ہندوستانی والنٹیروں کا دستہ سے ابتک دو تین زخمی۔ اسیقدر ہلاک اور چند اسیر ہو چکے ہیں۔

لندن ۳ مئی۔ سودان کی بندر سواکن میں طاعون کے تین کیس ہوئے۔ شاہ سویڈن نے جو آجکل پرائیویٹ طور سے لندن میں وارد ہیں ایک ملاقاتی سے بیان کیا کہ اس محاربہ میں انگلستان حق بجانب ہے۔

بمبئی ۳ مئی ایک مضافاتی گاؤں میں ہیضہ پھیلنے سے شہر کے لیئے خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ احمد آباد گودھرا سرسہ و اجمیر کے امدادی کاموں اور کئی دیگر مقامات میں ہیضہ کی بیماری نمودار ہوگئی ہے۔ طاعون کی شدت کا تقریباً وہی کیفیت ہے جو پچھلے ہفتہ تھی۔ کل ہندوستان میں اسوقت ۵۶ لاکھ متلاشی امدادی کاموں پر ہیں۔ قحط فنڈ میں ۶۴ لاکھ روپیہ جمع اور اوسمیں سے تخمیناً ۵۷ لاکھ روپیہ اسوقت

تک خرچ ہو چکا ہے۔ بمبئی گورنمنٹ نے جہاز سے ایک انگریز زمیندار سے زراعتی کام کے قابل پانچہزار مویشی خریدے ہیں

لندن ۴ مئی۔ جنرل بلر کمانڈروں کی کارروائیوں پر لارڈ رابرٹس کی آمد کی اشاعت سے تمام اخبارات اور اہل الرائے حاضر ہوئے ہیں اور وزیر جنگ لارڈ لینسڈون کو مطعون کر رہے ہیں۔ برانڈ فورڈ میں چار ہزار بوئر ہمارے مقابلہ کیلئے جمع ہوئے تھے۔ ہماری تین ڈویژن تین طرف سے انپر حملہ آور ہوئے۔ قلب کی فوج نے انپر پہلے گولہ باری کر کے بوئروں کی دو توپوں کو بیکار کر دیا۔ اس متفقہ سہ طرفہ حملہ سے بوئر پسپائی پر مجبور ہو گئے۔ لارڈ رابرٹس ۳ مئی کے مراسلہ میں توقع ظاہر کرتے ہیں کہ ان کی فوج کا اس لڑائی میں زیادہ نقصان نہ ہوا ہوگا۔ بوئر تہابان چو کو بھی ۲ مئی کی رات کو خالی کر کے شمال کو ہٹ گئے۔ تہابان چو اور لیڈی برانڈ کے درمیانی علاقہ کی حفاظت پر دو ڈویژن رنڈل اور برابانٹ کی زیر کمان ادھر امور ہیں۔ ۴ مئی کو انگریزی فوج کا کچھ حصہ دریاوٹ تک پہونچگیا۔ اسی تاریخ کمبرلی سے اوپر کچھ انگریزی فوج بمقام ونڈرسٹن دریاول کو عبور کر کے ٹرانسوال (جنوب مغربی گوشہ میں داخل ہو گئی) بعض کا خیال ہے کہ یہ فوج ٹرانسوال میں اندر کو بڑھنے کی بجائے سیدھی شمال کو میفکنگ کی کمک پر جائیگی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ٹرانسوال میں بڑھتے جا کر میفکنگ کے بوئر محاصرین کو محاصرہ اٹھا کر اپنے ملک کی حفاظت کیلئے واپس آنے پر مجبور کریگی۔ (وکیل) بوئروں کا بیان ہے کہ بوئر کمانڈر نے بمقام برانڈ فورڈ انگریزی فوج کو اپنے مورچوں سے پسپا کیا۔

لندن ۵ مئی۔ جنرل ہلٹن آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ راستہ میں دشمن سے برابر لڑائی ہوتی رہی۔ جوانز برگ سے حادثہ میگزین کے بعد جو پانسو انگریز مرد و زن و بچہ نکالے گئے تھے وہ لورنزو مارکو پہونچگئے ہیں پارلیمنٹ میں لارڈ ورسبری نے لارڈ رابرٹس کے مراسلوں کی اشاعت پر سخت اعتراض کیا۔ گورنمنٹ آئندہ کوئی مراسلے جو انصرام محاربہ کے متعلق ہوں ماتحت افسران کی کارگذاریوں پر معترضانہ آرا پر مشتمل ہونگے شایع نہیں کریگی۔ ہماری چھ انچ قطر کی تازہ بنی ہوئی توپیں سوا من کا گولہ ساڑھے سات میل تک عین نشانہ پر پھینک رہی ہیں۔ جنرل رنڈل کی کوئی خبر نہیں۔ جنرل برابانٹ کو اوسی جا ملنے کا حکم ہوا ہے۔ وسپرز کے محاصرہ کو صرف ایک ہلہ میں محصورین کی ستر آدمی ضایع ہوئے تھے۔ مگر اونکی استقامت میں کبھی ایک لحظہ کیلئے بھی کچھ فرق نہ پڑا۔ بوئر میفکنگ کو ہلہ کر کے فتح کرنیسے مایوس ہو گئے ہیں۔ ٹرانسوال کی شمالی سرحد کی حفاظت کیلئے جہاں اسوقت سات سو بوئر فوج موجود ہے ۱۳ سو بوئر شمالی میدان جنگ سے پیٹرزبرگ کو بجانب شمال بھیجے گئے ہیں۔ لیڈی برانڈ کے بوئر ہتھیار رکھ رہے ہیں۔ ۳۰ اپریل کو پچاس اسکاچ سپاہی کثیر التعداد دشمن کی گھیر میں آ گئے۔ اوسنے اونکو ہتھیار رکھدینے کو کہا۔ مگر یہ بہادر سنگین سیدھی کر کے اونکی صفوں کو چیر کر باہر نکلگئے۔ پچاس بوئر ہلاک ہوئے۔ جنرل ہنٹر و جنرل ہارٹن بمقام ونڈرسٹن دریاول عبور کرنیکے بعد بوئروں کا تعاقب کئے چلے جا رہے ہیں (لندن ۶ مئی) جب ہماری فوج ۵ مئی کو دریاوٹ پر پہونچی تو سانسی کے کنارہ پر دشمن بکثرت کثیر موجود تھا۔ مگر ہمارے سوار چکر دیکر دریا سے گذر گئے۔ ۴ کو جنرل ہلٹن نے دو بوئر فوجوں کو سخت نقصان پہونچایا اور انکو باہم ملنے سے باز رکھا۔ دریاوٹ کو عبور کرنے سے پیشتر ہماری توپوں نے غنیم پر تین گھنٹے گولہ باری کی۔ لارڈ رابرٹس توقع ظاہر کرتے ہیں کہ اسدن کی معرکہ میں ہمارے زیادہ آدمی ضایع نہ ہوئے ہونگے

کلکتہ ۷ مئی۔ بوئر وکلاء امریکہ پہونچگئے ہیں وہاں انہوں نے ایک اخباری سے کہا کہ وہ صلح کیلئے آزادی چھوڑنے کی سوا ہر شرط ماننے کو تیار ہیں۔ آزادی جان کیساتھ ہے۔ جنرل ہلٹن مقام ون برگ پر قابض ہو گیا ہے۔ جنرل ہنٹر و ہارٹن کی فوج کے ۵ قتل اور ۲۵ زخمی ہوئے۔ اس فوج کو بارہا غنیم سے دست بدست لڑائی کرنی پڑی۔ بہت سے بوئر اسیر کیے گئے۔ دریاوٹ کی لڑائی میں ہمارے ۱۵ زخمی ایک قتل تین مفقود ہوئے۔ دشمن کی ایک توپ اور ۲۵ آدمی پکڑے گئے۔ غنیم دریا زینڈ اور کرونسٹاڈ کو ہٹا۔ اس معرکہ سے چند روز پیشتر بمقام کاری ہندوستانی والنٹیروں کی ایک چھوٹی سے دستہ نے کمال شجاعت و جوانمردی دکھائی۔ تہابان چو میں دشمن نہایت مضبوط موقعہ پر قابض تھا۔ اسپر اب جنرل رنڈل متصرف ہے۔

لندن ۸ مئی۔ نٹال کیطرف سے فری سٹیٹ کی مشرقی سرحد کی گرداوری کیگئی تو تمام علاقہ دشمن سے خالی پایا گیا۔

لندن ۷ مئی۔ چین۔ بندردی ہائی وی کی صدارت قایم کرنے کے لیے جو کمیشن مامور ہے چینیوں نے اسکے کیمپ پر حملہ کیا ایک میجر اور چار دیسی سپاہی زخمی ہوئے۔ چینی بلوائی تیس قتل ہوئے۔ اور پسپا کر دیئے گئے۔ خیال ہے کہ حملہ چینی حکام کی ایما سے ہوا اشانٹی کی بغاوت۔ ۲۵ و ۲۹ اپریل کو دس ہزار باغیوں نے قلعہ کوماسی پر حملہ کیا۔ انگریزی فوج کے دو افسر زخمی اور ۱۴ دیسی سپاہی قتل و زخمی ہوئے۔ ۲۹ کو کمکی دستہ ۸ ہزار باغیوں سے دو دن متواتر لڑائی کرتا ہوا قلعہ میں داخل ہوا۔ اوسکے پانچ افسر قتل ۵۹ سپاہی زخمی ہوئے۔ ۳ مئی کو باغی شہر کے مشرق میں جمع ہوئے۔ سیرایون اور نائیجیریا سے کمکی دستے چلے جا رہے ہیں

لندن ۸ مئی۔ میفکنگ کے بوئر محاصرین کو کمک پہونچ رہی ہے۔ اونکی تعداد اب تین ہزار ہے۔ کرنیل پلومر نے کبوتروں کے ذریعہ محصورین سے نامہ و پیام کیا۔ خبر ہے کہ بوئر دریا زینڈ پر دل کھولکر مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انگریزی فوج کے ایک دستہ نے ۷ مئی کو دریا زینڈ تک گرداوری کی۔ جنرل ہنٹر نے ۸ مئی کو بلا مزاحمت مقام فورٹین سٹر مینسر پر قبضہ کر لیا۔ بوئر ہماری گولہ باری سے کپڑے و سامان اور کارتوس وغیرہ چھوڑ کر سراسیمہ بھاگ گئے۔

لندن ۹ مئی۔ خبر ہے کہ بوئر دریا زینڈ کو چھوڑ گئے ہیں اور کرونسٹاڈ کے جنوب میں بمقام بوکرینڈ جمع ہو رہے ہیں بوئر کیمپ میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ کئی بوئر میگزین رائفلیں اور گھوڑے ساتھ لاکر اطاعت پذیر ہو گئے ہیں۔ فری سٹیٹی عنقریب کلہم اطاعت مان لینے والے ہیں۔ خبر ہے کہ بوئر لیڈی برانڈ اور فکس برگ چھوڑ گئے ہیں (فکس برگ لیڈی برانڈ سے بجانب شرق اور ون برگ سے بجانب جنوب مشرق تخمیناً تیس میل کے فاصلہ پر سرحد بسوٹولینڈ پر واقع ہے۔ وکیل) مزید فوج لارڈ رابرٹس نے اور پیدل فوج بھیجے جانے کے لیے ولایت تار دیا ہے۔ چنانچہ بلا توقف کئی پلٹنیں بھیجی جانیوالی ہیں۔ صیغہ جنگ اس جوع البقر فوجی سے ششدر ہو رہا ہے۔ تاہم وہ اپنے اوپر کوئی الزام نہ لینے کا عزم کر چکا ہے۔ اور ہر مطالبہ کو پورا کرتا رہیگا۔ بالا وسط آٹھ جہاز اب ماہوار گھوڑے اور سپاہ لیکر جنوبی افریقہ کو جا رہے ہیں۔ اس سیزن میں ساڑھے چھ ہزار فوج اور اڑھائی ہزار گھوڑے کیپ ٹون پہونچینگے۔ صیغہ جنگ کی رائے میں اگر بہت جلد تصفیہ ہوا۔ تو کہیں ستمبر میں جا کر لڑائی ختم ہو گی۔ کیونکہ ٹرانسوال میں فری سٹیٹ کی نسبت زیادہ احتیاط مدنظر رکھنی پڑیگی۔ اور امن بدقت قایم ہو سکیگا۔ نٹال میں بمقام ایلینڈز لاگیٹ دشمن کے پترولوں میں مقابلہ ہوا۔ جنرل بلر کا سامان باربرداری مکمل ہو گیا ہے اور وہ پیشقدمی کے لیئے تیار ہو گیا ہے۔ میفکنگ میں ۲۹ اپریل کو گھوڑے کا گوشت کھانا شروع ہوا۔ غلہ انتہائی و آخری ضرورتوں کیلئے ذخیرہ کر دیا گیا ہے۔ غذا بہت ناقص و کم ملتی ہے۔ جس سے ہر شخص کمزور ہو گیا ہے۔

انگلستان کی فوجی طاقت

لارڈ سالسبری نے ایک ضیافت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے تمام طاقتوں کی الگ تھلگ رہنے پر بڑی تعریف کی پھر کہا کہ گو طاقتیں خاموش رہی ہیں۔ لیکن ہمکو آئندہ کے لیئے صرف اپنی طاقت اور فوجی برجستگی پر بھروسہ کرنا واجب ہے۔ دول عظیمہ روز افزوں ترقی کر رہی ہیں ہمیں فقط بحری طاقت پر غرہ نہ رہنا چاہیئے۔ بری فوج کا اضافہ بھی ضروری ہے۔ مگر چونکہ قوم جبریہ فوجی خدمت کو قبول نہیں کر سکتی میں اوسی مشورہ دیتا ہوں کہ ملک میں ہر جگہ رائفلی مشق کے لیئے کلب بنائے جائیں۔ ملک کی حفاظت کی ذمہ وار خود قوم ہے۔ اور اسکیلئے ضروری ہے کہ کل قوم مسلح ہو جائے (اکثر اخبارات نے اس تقریر پر اسوجہ سے سخت نکتہ چینی کی ہے کہ گورنمنٹ خود ذمہ واری سے سبکدوش ہو کر اوسے قوم کی گردن پر ڈالتی ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ قوم کو اوسکے خطرات اور ضروریات سے مطلع کر کے اوسے لازمی تدابیر اور انتظامات سے آگاہی بخشے۔ اور جسطرح ہو سکے اون تدابیر کو عمل میں لاوے۔ بہر حال خوشی کا مقام ہے کہ جس کمی کیطرف وکیل تقریباً تاریخ اجرا سے گورنمنٹ اور انگلشیہ قوم کو توجہ دلا رہا تھا۔ وہ اب ہر ادنے اعلے کو محسوس ہو گئی ہے۔ اور خواہ جبریہ خدمت رایج کیجائے۔ یا کچھ اور انتظام ہو یہ احساس و انتباہ فایدہ سے خالی نہیں رہیگا۔ وکیل) اشانٹی کی بغاوت۔ ۳ مئی کو کئی ہزار باغیوں نے قلعہ و متصلہ چھاونی پر حملہ کیا۔ لڑائی چار گھنٹے رہی۔ دیسی فوج کو چھاونی خالی کر کے قلعہ میں چلا جانا پڑا آخر باغی بہ نقصان کثیر ہٹا دیئے گئے۔ انگریزی فوج سے ۲۲ دیسی سپاہی قتل ہوئے۔ قلعہ میں اسوقت کل ۳۶۰ آدمی ہیں جنمیں ۸ یورپین ہیں۔ غذا وافر اور موسم عمدہ ہے۔

لندن ۱۰ مئی۔ لارڈ رابرٹس کی فوج ۱۰ کی سہ پہر کو دریا زینڈ سے بھی عبور کر گئی۔ دشمن کی مورچال بیس میل طویل تھی۔ بنا بریں ہماری فوج کی صف اس سے بھی لمبی تھی۔ دشمن کی مورچے خوب مضبوط تھے۔ مگر چکر کاٹ کر جب ہماری فوج اونکی بازو پر دریا سے گذر گئی تو وہ مورچے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ہماری سوار مع توپ خانہ اونکے تعاقب میں گئی ہیں۔ بوئر لیڈی برانڈ سے کلوکلان کو ہٹ گئے ہیں۔ اور میقات لنگ کے قریب ایک مضبوط موقعہ پر قایم ہو گئے ہیں۔ ۵ مئی تک ہماری فوج کو کل حسب ذیل نقصان پہونچا۔ افسر قتل ۲۲۱۔ زخمی ۳۳۷۔ مفقود ۱۸۱۔ بیماری سے فوت ۶۸۔ بیمار ہو کر واپس آئے ۴۱۶۔ کل ۱۶۱۹۔ سپاہی قتل ۲۰۸۵۔ زخمی ۹۸۴۳۔ مفقود ۴۲۸۳ بیماری سے فوت ہوئے ۲۲۲۴۔ بیمار ہو کر واپس آئے ۷۲۰۳۔ کل ۲۵۶۳۸۔ میزانکل ۲۷۲۵۷۔

جنرل بلر نے اشتہار دیا ہے کہ جو نٹالی وڈچ مطیع ہو جائینگے وہ اونکے ساتھ نرم برتاؤ کیجائیگا جانکی حکام سے سفارش کرینگے دریاوٹ کے عبور سے بعد کثیر التعداد فری سٹیٹی بطوع و رغبت مطیع ہو چکے ہیں۔ ٹرانسوال سے اجنبیوں کی تعداد کثیر جنمیں کئی یورپین افسر اور ڈاکٹر بھی شامل ہیں واپس چلی گئی ہے۔

روز بازار آپریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا